

خانِ جانم
از قلم زوشس
مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

پیار کی ایک نئی داستان
اب کیا ہوگا اس کا اختتام

لیکن اُس کو اندازہ نہیں تھا کہ اُس کی یہ خوشی کب تک کی ہے.....

سر چکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

جیسے ہی اُس نے دیکھنا چاہا۔۔۔۔۔

اُس شخص نے لڑکی کا منہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر دھاڑا۔۔۔۔۔

"بہت شوق تھا مجھ سے دور جانے کا اب جا کر دیکھاو"

اُٹم صرف میری ہو

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا

لڑکی یہ سنتے ہی لڑکے کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

اُٹم۔۔۔۔۔ اُٹم۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔

اُس کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

اس شخص نے لڑکی کے چہرے پر آتی لٹیں اپنی انگلیوں سے ہٹاتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔

جانم

welcome to My life

اپنے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ لئے وہ کمرے سے باہر چلا گیا

باہر آکر اپنی ملازمہ کو ہدایت دی کے میری "پلواشہ" کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

×-----×

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

شکریہ ماما-----

! اُس نے ایک نظر شیشے پر ڈالی

-: جس پر اُس کا عکس نمایاں ہو رہا تھا

"واقعی بہت حسین لگ رہی تھی"

ہمیشہ کی طرح قمر تک آتی کالی سیارُ لفیں ، سفید رنگت ، گلابی ہونٹ .. جس کے
نیچے خوبصورتی کو چار چاند لگا دینے والا تل ، گھنی پلکے ، ہیزل گرین آنکھیں

وہ اپنے آپ میں ہی گم تھی ----

کہ شائستہ بیگم کی آواز پر بھاگتی ہوئی

زمان صاحب کے کمرے میں پہنچی -----

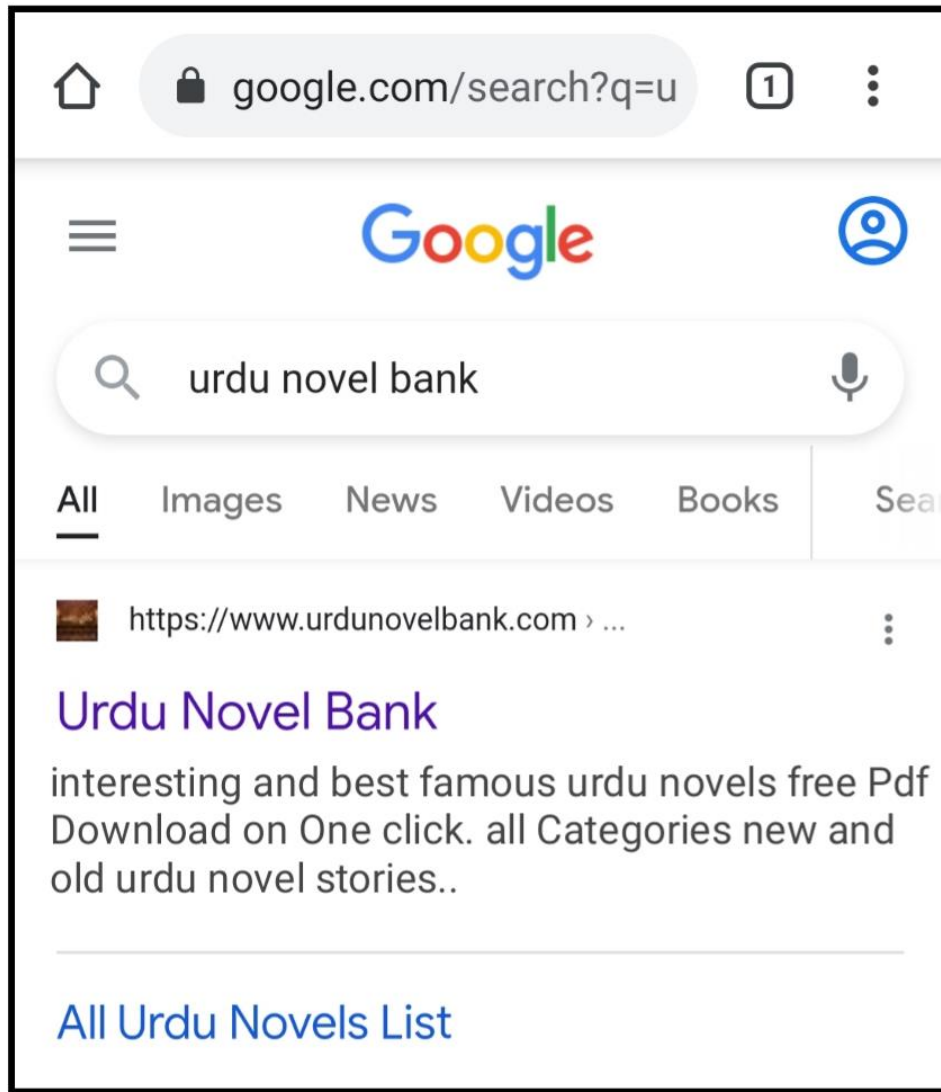
زمان صاحب اخبار پڑھنے میں مصروف تھے ----

یونیورسٹی سے آتے ہی تیار ہو جانا

تمہارے لئے سرپرائز ہے ----

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

یار تو نے کچھ غلط تو نہیں کیا نا؟-----

امی ابو کے نہ ہونے کی وجہ سے دونوں بہنیں ہی شاویز کی لادلی تھی.....

$$\times \text{-----} \times \text{-----} \times$$

بچاؤ انھیں

"بچاؤ وہ لوگ مر جائیگے"

بے چینی سے اس کی آنکھ کھلی تو اُس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر دراز سے دوا نکال کر کھائیں
اسے اپنی حالت دیکھ کر زیادہ حیرانگی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ایسے خوابوں کو دیکھتے
ہوئے کافی عرصہ ہو چکا تھا

کو دیکھ کر اُس کی مسکاہٹ گہری ہوئی

مُجھے یہ موقع مل ہی گیا۔۔۔۔۔

جلدی سے بیڈ پر پرا دوپٹہ اٹھیا۔۔۔ کندھے پر ڈال کر نیچے کی جانب بڑھی

سیریلوں سے اتر رہی تھی

کے اُس کا دوپٹہ ہمیشہ کی طرح دیوار پر لگی کیل میں پھنس گیا

!ماہی نے اپنا پسندیدہ ڈیئلوگ بولا۔۔۔۔۔

"اُف السہل یہ دوپٹہ کسی ہیر کی گھڑی میں کیوں نہیں اٹکتا"

دو پٹے کو نکال کر ماہی دانگ ٹیبل پر پہنچی۔۔۔۔۔

"اُف میرے اسیلہ آج ہی اتنی گرمی ہوئی تھی کیا"

لفٹ کے چلتے ہی ماہی نے گرمی سے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یہ سن کر شاویز نے موبائل سے نظر ہٹا کر ماہی کی طرف دیکھا

وہی آنکھیں ، وہی ہونٹ کے بالکل نیچے تل ----

اور گہری سوچوں میں گم ہو کر ماہی کو دیکھنے لگا۔۔۔

..... او مسٹر ایسے کیا گھور رہے ہو کیا پہلے کوئی حسین لڑکی نہیں دیکھی

ماہی نے شاویز کو اپنی طرف گھورتا دیکھ کر ایک ادہ سے کہا۔۔۔۔۔

- اور لفٹ یک دم روکی تو ماہی نے باہر قدم رکھا۔۔۔۔۔

.....شاویز بھی ماہی کے پیچھے چل دیا

تمہیں سمجھ نہیں آتی کیا سستے عاشقوں کی طرح میرا دوپٹہ پکڑ لیا ہے

اٹس اوکے

شاویز نے ماہی کو جواب دیا اور ساتھ ہی سوال بھی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ محترمہ آپ کیا
یہاں پر نیو امپلوئے ہیں؟ ۔۔۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ آپ کو یہاں کبھی دیکھا نہیں۔۔۔۔۔

تمہیں میرے میں اتنی دلچسپی کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔

اپنے کام سے کام رکھو میں نے بہت دیکھے ہیں ٹم جیسے لفنگے ماہی نے کمرک
لجے میں شاویز کو جواب دیا

Your name is palwasha?

شاویز نے ماہی کی بات سنے بغیر ہی ایک اور سوال کیا۔۔۔۔۔

دُھیتُ انسانِ یُثم

! مس ماہی

آپ یہاں آجائے میں آپ کو وزٹ میں ہیلپ کرونگی،۔

ماہی اپنی بات مکمل ہی نہ کر سکی۔۔۔۔۔
..... پیچھے سے آنے والی آواز سن کر واک آؤٹ کر گئی
شاویز کی نظروں نے ماہی کو منظر سے اوجھل ہونے تک پیچھا کیا۔۔۔
اور پھر شاویز بھی ٹائم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے آفس میں چلا گیا

×-----×-----×

!ہیلو حماد

مجھے ایک ضروری کام ہے ایک لڑکی کی انفارمیشن چاہئے میں اُس کا اڈ کارڈ بھیج رہا،
ہو

جلد از جلد میرا کام کر کے انفورم کرو۔۔۔۔۔
، ٹھک ہے جانی

میں تو بس

منہ سے لگا کر آنے والے وقت کا سوچنے لگا۔۔۔۔۔

$$\times \text{-----} \times \text{-----} \times$$

اُس کو جب غصہ آیا تو وہ سب کو دانٹ رہی تھی

مجھے بھی دانٹ رہی تھی-----

اور اُس کا منہ لال ہو گیا تھا۔۔۔۔

چلو پھر! ہم چل کر پری کی خبر لیتے ہیں-----

شاویز وہ ابھی بہت غصے میں ہے-----

اُس نے کچھ کھایا نہیں ہے،، میں کھانا بھیج رہی ہوں-----

وہ عزوا کے ساتھ کمرے میں ہے.....

شاویز نے اثبات میں سر ہلایا-----

اور کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی! میرا نام پلواشہ نہیں ماہی ہے۔۔۔۔

تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی! میرا نام پلواشہ نہیں ماہی ہے۔۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟

عزوا نے پریشان کن لہجے میں سوال کیا۔

عزوانچے! ایان کو لے کر جاؤ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

شاویز نے صورتِ حال کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے عزوا اور ایان کو کمرے سے باہر
بھج دیا۔-----

شاویز نے اپنی جیب سے رومال نکلا اور سر پر باندھ لیا

- گلاس لگنے کی وجہ سے ماتھے سے خاصہ خون بہہ رہا تھا۔-----

!جانم

آج بھی تمہاری عادت بدلی نہیں۔۔۔۔۔

شاویز نے ڈی سہمی ماہی کو شوخ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

مجھے میرے گھر جانا ہے مجھے گھر جانے دو۔۔۔۔۔

تم میرا پیچھا کرتے تھے وہاں تک تو ٹھیک تھا۔

مگر اب جو تم نے کیا ہے اس کے بعد تمہیں لگتا ہے تم بچ جاؤ گے۔۔۔۔۔

تمہیں کیا چاہیے؟

کیوں لئے ہو مجھے یہاں؟۔۔۔۔۔

ماہی یہ کہتے ہی دروازے کی طرف بھاگنے لگی۔۔۔۔۔

پلواشہ اگر تم بھاگنے کا سوچ رہی ہو تو یہ ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

اب تمہیں پوری زندگی یہی رہنا ہے۔۔۔۔۔

! دیکھا و مجھے

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

کھانا یہاں رکھا ہے کھا لینا اور وارڈروب میں کپڑے ہیں نکال کر چنچ کر

لینا-----

شاویز فرسٹید باکس بیڈ پر رکھتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

اور لمبے لمبے ڈاک بھرتا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

$$\times \text{-----} \times \text{-----} \times$$

وہ یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑی
 بے صبری سے اپنے ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی

میں ڈال کر لے گئے۔۔۔۔۔

گاڑی سیدھا "خانِ ولا" چاکر روکی -----



آسمان پر کالے بادل چھائے ہوئے تھے اور موسم حد درجے تک خراب

تھا

لاپتہ تھی شائستہ بیگم کو سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔

صغریٰ! بیگم صاحبہ کے لئے کھانا لے کر آؤ۔۔۔۔۔

زمان صاحب نے ملازمہ صغریٰ کو کھانا لانے کا کہا۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں کھاؤ گی پتہ نہیں میری بچی نے کچھ کھایا ہو گا یہ نہیں لو۔۔۔۔۔

شائستہ بیگم نے اپنے آنسوؤں پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اگر تُم کچھ نہیں کھاؤ گی تو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔۔

صغریٰ کھانا لا رہی ہے۔ کھانا کھا کر آرام کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تھوڑی دیر میں آتا

ہوں۔۔

ٹھیک ہی کہہ رہا ہے یہ چلو چلتے ہیں اور ویسے بھی اس کے دماغ کبھی کبھی ڈھنکی کی بات آتی ہے۔۔۔ وہ دیکھو ماہی بھی اگئی۔۔۔۔۔

فریح نے معاذ کی بات کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی ماہی کو خان انڈسٹری سے آتا دیکھ کر استفسار کیا۔۔۔۔۔

پھر چاروں کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔

یار آج میرے گھر چلتے ہیں وہیں پر ایڈیٹنگ بھی کر لینگے۔۔۔۔۔

ماہی نے اپنے دوستوں کو اپنے ساتھ گھر جلنے پر اسرار کیا۔۔۔۔۔

سب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ اور پورا راستہ چھوٹی موٹی باتیں کرتے گزر گیا۔۔۔۔۔

السلام و علیکم۔۔۔۔۔

آنٹی، انکل۔۔۔ کیسے ہیں آپ لوگ۔۔۔۔۔ زمان صاحب اور شائستہ بیگم سے سب ساتھ ہی حال و احوال پوچھ کر ماہی کے کمرے میں داخل ہو گئے۔۔۔۔۔

گئیں

×-----×

جی آپي ! حکم کریں۔۔۔۔۔

اور میں چاہتا ہوں کہ اُسے آپ لوگ سب یاد دلانے کی کوشش کریں۔۔۔۔۔۔

شاویز نے زرنش کو سمجھایا۔۔۔۔۔۔

تم اتنے خود غرض کیوں ہو رہے ہو شاویز۔۔ اُس کے والدین کا کیا؟ شاویز میں ابھی بھی کہہ رہی ہوں کے پلواشہ کو واپس چھوڑاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو ہو گیا وہ بھول جاؤ۔ میں جانتی ہوں کہ تم اُسے بہت چاہتے ہو مگر وہ تمہیں
بھول چکی ہے۔ سب زندگی میں آگے بڑھ گئے ہیں تُم بھی بڑھ جاؤ۔-----

کیسے بھول جاؤں؟ میں نہیں بھول سکتا۔ نہ وہ حق تلفی اور نہ ہی شاویز کی جانم کو

شاویز نے ہلکی آواز مگر سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

شاويز آج بهي اس كل ميں جي رها هے۔۔۔ جو سب كے ليے ايڪ تلخ ماضى
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ مہینے پہلے۔۔۔۔۔

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ارے ہاں بھائی یہ یہ پروجیکٹ ہے نہ اسی کا کام کرنے آئے تھے۔۔۔۔۔

معاذ نے فریخہ کی بات کاٹتے ہوئے بہت صفائی سے جھوٹ بولا۔۔۔ کیوں کے؟

حماد کو یہ بات پتا چل جاتا کہ اُس نے خود تو بنک کیا ہے اور ساتھ ہی اپنی دوستوں کو بھی بنک کروایا ہے تو آج اُس کی خیر نہیں تھی۔۔۔۔۔

ویٹر! سات کپ چائے لانا۔۔۔۔۔

حسن سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر ویٹر سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔۔
!چائے

If yOu don't mind !

میرے لیے جو سنگوا دے

پھر معاذ لوگ اُٹھ کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔
بھائی تم ابھی تک تو ٹھیک تھے اچانک کن سوچوں میں گم ہو گئے؟
حسن نے شاویز کو سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔
معاذ کے ساتھ جو لڑکی ماہی تھی۔ وہ ہی پلواشہ ہے۔۔۔۔۔
حماد نے حسن کو کہا۔۔۔
پھر تینوں اپنے گھر روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔

×-----×

! حال
شاویز کیوں سب کے لیے مشکل کھڑی کر رہے ہو۔۔۔۔۔ بھول جاؤ
اسے۔۔۔۔۔

(یہ لو میں یہ تمہارے لیے لئی ہوں)

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 58
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

فریحہ تو کبھی نہ معاذ کے پاس جا کر بات کرتی مگر ابھی تو اُس کی جان سے عزیز
دوست کا معاملہ تھا تو وہ کیوں نا جاتی-----



ہائے گرلز! کیا ہو رہا ہے کس کی بُرائی کر رہی ہو-----
معاذ نے مصنوعی ہنسی ہنستے ہوئے فریحہ اور نبیشا کا موڈ بحال کرنا چاہا-----
کیوں کے وہ دونوں کافی دیر سے غم زدہ ہو کر ماہی کو یاد کر رہیں تھیں-----
معاذ بیچ کے پیچھے کھڑا اُن کی باتیں سُن رہا تھا۔۔
تُم کب آئے؟ ہم کب سے یہاں تمہارا انتظار کر رہے ہیں-----
معاذ کے بیٹھتے ہی نبیشا نے معاذ کو بک سر پہ مارتے ہوئے استفسار
کیا-----
میں تو یہی موجود تھا تُم لوگ ہی کہیں گم تھیں-----

یار میں نے تمہیں ماہی کے سلسلے میں بات کرنے کے لیے بولایا ہے اُس کو گم ہوئے دو دن ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

تُم ہماری مدد کر سکتے ہو اسے ڈھونڈنے میں؟

نہیشا نے معاذ سے سوال کیا۔۔۔۔۔

ہاں ! ہم میرے بھائی کے پاس جا سکتے ہیں کلاس سے فری ہوتے ہی ہم چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔

معاذ کی بات سننے ہی دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔ اور اپنی کلاس
میں چلی گئی۔۔۔۔۔

$$\times \text{-----} \times \text{-----} \times$$

سورج پورے آب و تاب سے اپنی روشنی چاروں طرف پھیلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔
موسم سخت درجے گرم تھا۔۔۔۔۔۔

کھڑکی سے آتی دھوپ کی کرنیں۔۔۔۔۔ اُس کے چہرے کو چمکا رہیں تھی۔۔۔۔۔
لمبی موڑی پلکیں ، سبز آنکھیں ۰۰ ، پُرکشش چہرہ ، انابی ہونٹ ، صاف رنگت
کے ساتھ صاف قلب ، چہرے کے ارد گرد دوپٹہ لپیٹا ہوا جو کے ہر وقت سر پر ہی
رہتا ہے۔۔۔۔۔

﴿وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ﴾ (٩٠)

!ترجمہ

(سورة هود آیت 90)

آنی اگر میں اللہ سے بابا کے لیے دعا مانگوں گا تو وہ میرے پاس اجاہنگے۔۔۔؟

عزوا نے قرآن ریک پر رکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایان کو گود میں اٹھا کر ماہی کے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

عزوا نے جیسے ہی ماہی کے کمرے میں قدم رکھا تو دیکھا کہ کمرے میں چاروں طرف سامان بکھرا ہوا تھا اور ماہی ایک کونے میں بیٹھی آنسو بہہ رہی تھی۔۔

پلواشہ تُم ٹھیک ہو۔ پاؤں کیسا ہے اب تمہارا۔؟
عزوا ایان کو ساتھ لیے ماہی کے پاس بیٹھی اور ماہی کی خیریت دریافت کی۔۔۔۔۔۔۔

میرا پاؤں ٹھیک ہے مجھے گھر جانا ہے۔
ماہی نے آنسو صاف کرتے ہوئے عزوا کو جواب دیا
ماہی نے اس بار کافی تحمیل اور نرم لہجے میں بات کی۔۔۔۔۔۔۔

پری تُم رو کیوں رہی ہو؟

ایان جو کتنی دیر سے ماہی کو روتا دیکھ رہا تھا اچانک بول پڑا۔۔۔۔۔

نہیں! میں تو نہیں رو رہی۔۔۔۔۔

ماہی نے اپنے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پلواشہ تُم میری ایک بات مانو گی؟۔۔۔۔۔

عزوا نے استفسار کیا۔۔۔۔۔

ہاں مانو گی پر تمہیں بھی میری ایک بات ماننی ہو گی۔۔۔۔۔ تُم اب سے مجھے

پلواشہ نہیں ماہی بولو گی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔ تُم فریش ہو جاؤ میں تمہارا کمر صاف کروا دیتی ہوں۔ پھر لون میں چلے

گے وہاں جا کر تُم اچھا محسوس کرو گی۔۔۔۔۔

کیوں کے ماہی عزوا کے اچھے اخلاق کی وجہ سے اُس پر بھروسہ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

$$\times \text{-----} \times \text{-----} \times$$

پتہ نہیں کیوں میری زندگی میں یہ شخص آگیا۔ کیوں لایا ہے مجھے یہاں۔ کیا کرے گا میرے ساتھ۔ ماما بابا کیسے ہونگے۔ کچھ بھی کر کے مجھے یہاں سے نکلنا ہے ویسے دیکھا جائے تو ہینڈسم ہیں مگر گھورتا ایسے ہے جیسے ابھی کھا جائے گا۔

شاویز نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ماہی پر نگاہ ڈالی تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے
بلکل سامنے کھڑی پریل کلر کے سوٹ میں ملبوس دوپٹے سے بے نیاز بالوں کو
سکھا رہی تھی۔۔۔۔

تیرے حُسن کی تعریف میری شاعری کے بس کی بات " ❦
❦ "نہیں تجھ جیسی کوئی اور کائنات میں بنی نہیں

تُم تمہیں تمیز نہیں ہے کسی کے کمرے میں آنے سے پہلے نوک کرتے ہیں۔۔۔۔۔
ماہی نے جلدی سے دوپٹہ پہنتے ہوئے شاویز کو تمبی کی۔۔۔۔۔۔۔
نوک کیا تھا میں نے کس نے کہا ہے کہ میری تعریف کرنے میں اتنی مصروف رہو
کے آس پاس کی خبر ہی نہ ہو۔

شاویز نے ماہی کے قریب آتے ہوئے کہا۔

وہ۔۔۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں تو۔۔۔۔۔ وہ

ماہی شاویز کو اپنے قریب آتا دیکھ گھبرانے لگی۔ ماہی بات کہہ ہی رہی تھی کے
شاویز مزید اُس کے قریب ہوا۔

! شیش

کہاں جانے کی بات ہو رہی ہے؟
شاویز نے عزوا سے پوچھا۔۔۔۔۔

بھائی بس ہم لوگ لون میں ٹہلنے جا رہے ہیں۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔ جاؤ۔۔

اور آپنی کو بتا دینا میں حماد کی طرف جا رہا ہوں۔۔۔

کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہاں اور ایک نظر ماہی پر ڈالتے ہی 1 شاویز نے عزو
کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

حماد مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں پلواشہ کو کیسے سب یاد دلاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اسے کیسے بتاؤں کے وہ ماہی نہیں پلواشہ ہے۔۔۔۔ آپنی کہتی ہیں اُسے واپس
چھوڑ آؤں مگر پلواشہ کو یاد دلانا بہت ضروری ہے کے وہ کون ہے۔ اُس کے ماں
باپ کیسے ہیں۔ وہ بچپن کی ساری باتیں بھول چکی ہے

حماد نے شاویز کو سمجھانا چاہا کیوں کے شاویز کا بڑھتا ہر ایک قدم اُس کے لیے مشکل کھڑی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

میں سب کچھ گوا کر صرف اسے حاصل کرونگا حماد یہ نام ، یہ شہرت ، یہ پیسہ
میرے لیے کبھی بھی ضروری نہیں تھا۔۔۔۔

شاویز نے حماد کی بات سنتے ہی طیش میں آکر سامنے پڑا کپ اٹھا کر دیوار پر دے مرا۔-----

حماد تُم محبت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ محبت میں آگر انسان محبوب کے آگے بے بس ہو جاتا ہے تو اپنی محبت کے خاطر پوری دنیا سے لڑ بھی جاتا ہے اور پھر انسان کے لیے کُچھ بھی ضروری نہیں رہتا۔-----

بھائی بتائے آپ ہماری مدد کریں گے۔۔۔۔۔؟

شاویز سر جھکائے گہری سوچوں میں گم تھا کہ اچانک معاذ کی آواز سن کر ہوش میں آیا۔۔۔۔۔

تم لوگوں کی ماہی اور میری جانم میرے پاس ہے اور بالکل محفوظ ہے۔۔۔۔۔

شاویز نے یہ کہہ کر مانو سب کی سماعتوں پر بم پھاڑا تھا۔۔۔۔۔

معاذ، فریخہ اور نبیشتا تینوں ہی شاویز کی بات پر منہ کھولے شاویز کو مشکوک نگاہوں سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

فریقہ نے استفسار کیا۔۔۔۔۔

معاذ نے فریحہ کے ہاتھوں سے شاویز کا گریبان چھوڑواتے ہوئے کہا۔۔۔۔

انکا بہت خیال رکھیں انکی حالت مزید خراب نہ ہو میں کچھ دوائیں دے رہا ہوں یہ آپ نے نے ٹائم پر دینی ہیں۔

شائستہ بیگم کی طبیعت مزید بگڑتی ہی جا رہی تھی۔ ماہی کا غم انہیں جینے نہیں دے رہا تھا۔ بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے اب وہ بیڈ پر آچکی تھیں۔
زمان صاحب نے ماہی کو تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کر لی تھی پر ماہی کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔

صاحب بیگم صاحبہ کی طبیعت سنبھل ہی نہیں رہی ہے اگر ماہی بی بی کا کچھ پتا نہ چلا تو آپ کیسے سنبھالے گے بیگم صاحبہ کو؟-----

زمان صاحب جو ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑ کے کمرے میں آئے تھے۔۔۔۔۔ صغریٰ کی بات سُن کر اُسے غصّے سے چپ رہنے کا کہا۔۔۔۔۔

شاویز کے جاتے ہی عزوا اور ماہی لون کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سکون دیتی ہوئیں پرندوں کی چچھاہٹ کی آوازیں آج تین دن بعد جب وہ بند کمرے سے باہر نکلی تو اُس نے کھلی فضاء کو محسوس کیا۔۔

لون کے بائے طرف کچھ کرسیاں اور اُس کے تھوڑے فاصلے پر ایک جھولا جس
چاروں طرف پھولوں کی بیل لگی ہوئی تھی۔-----
ابھی ماہی نظارے دیکھنے میں مصروف ہی تھی کہ عزوا کی بات پر اُس کی جانب
مستوجہ ہوئی

ماہی کچھ مشکلیں ہماری زندگی میں اِس لیے آتی ہیں۔ تاکہ ہم سیدھے راستے پر آجائیں

عزوا نے ماہی کو چپ دیکھ کر خود ہی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

اگر ہم اُن مشکلوں کا ہمت سے سامنا کریں تو جو چیزیں مشکل لگ رہی ہوتی ہیں وہ آسان ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔

لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا ہا ہے پتا نہیں ماما، بابا کیسے ہونگے کتنے پریشان ہونگے۔۔

تُم تو مجھے یہاں سے نکلوا سکتی ہو نہ میری مدد کرو پلیز۔

ماہی کو خان والا سے نکلنے کا واحد یہی حل نظر آیا۔ اسی لیے عزوا سے دوستی کی اور پھر مدد حاصل کرنا چاہی۔۔۔۔۔

ماہی مدد اللہ کرتا ہے انسان نہیں تُم اُس پاک ذات سے مدد مانگو اور ابھی تمہیں صبر کرنا جتنا مشکل لگ رہا ہے دیکھنا اُس کا اجر بھی اتنا ہی خوبصورت ہوگا۔۔۔۔۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۲:۱۵۳

ترجمہ

! بیشک

اما نہیں پری کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پری رو بھی رہی تھی

پھر زرنش ، عزوا باتوں میں مصروف ہو گئی اور ایان کھیلنے میں --- ماہی انہیں دیکھ کر سوچنے لگی کہ یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔۔۔ لیکن مجھے یہاں سے باہر نکلنا ہے اور اُس خان کے بارے میں سب کو بتانا ہے۔۔۔۔۔

پلواشہ میرے ماموں کی بیٹی ہے۔ اُس کے والدین کا نام ارمان اور رابعہ تھا۔ جو اب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔-----

اور جواب اُس کے والدین بنے بیٹھے ہیں وہ میرے بڑے ماموں ہیں۔
آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔۔
نبیثا نے کہا۔۔۔۔۔

اس وجہ سے پلواشہ کو شائستہ مامی نے زیادہ تر اپنے پاس رکھنا شروع کر

اور دیکھتے ہی دیکھتے شائستہ مامی نے پلواشہ پر اپنا حق جمعانے لگی۔۔۔۔۔

جب ماہی دو سال کی ہوئی تو اُس کی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔۔۔

اور یہ دکھ رابعہ مامی برداشت نہیں کر پائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور پلواشہ کے معاملے میں

بہت حساس ہو گئی۔۔۔۔۔

پلواشہ کو کسی کو نہ دینا ہر وقت اپنے پاس رکھنا اُن کی عادت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

فریحہ نے ایک بار پھر سے تنقید کی۔۔۔۔۔

آج سے کچھ مہینے پہلے میں نے پلواشہ کو اپنے آفس میں دیکھا تھا۔ جب تم سب کسی پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔ تب میں نے ساری معلومات نکلوائی تھی تو مجھے پتہ چلا تھا کہ شائستہ مامی اور زمان ماموں زندہ ہیں۔

جب ہی مجھے پتہ چلا کہ پلواشہ جو میڈیسن ڈیلی بیس پر لیتی ہے وہ میموری لوس کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔۔۔۔۔۔

شاویز نے فریکہ کی بات اگنور کرتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔۔۔۔

اور فریکہ ان سب باتوں کے میں اور حماد خود گواہ ہیں۔ اور جو شاویز بھابھی کا پیچھا کرتا تھا وہ صرف اُن کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے تھا۔۔۔۔۔۔

حسن کے منہ سے ماہی کو بھا بھی سنتا دیکھ نبیثا کو تو یہ بندہ کھسکا ہوا ہی لگا۔۔۔۔۔

اور جب شاویز کو یہ پتا چلا کہ پلواشہ کو کچھ بھی یاد نہیں تو وہ اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ کوئی نہ کوئی تو ایسی بات ہے جس کی وجہ سے زمان انکل پلواشہ اور شائستہ آنٹی کو لے کر یہاں آگئے اور پلواشہ کو ماہی کر دیا۔۔۔۔۔ یہ بات ابھی بھی کھٹکتی ہے حماد نے تحمل سے فریخہ کو سمجھنے کی کوشش کری۔۔۔۔۔

نبیسا جو دروازے تک پہنچی تھی کہ حماد کی آواز پر روکی اور حماد کی بات سننے لگی۔

سنے! آپ کا موبائل -----

حسن نے نبیशा کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے صوفے پر پڑا موبائل اُٹھا کر نبیشا کی طرف بڑھایا۔-----

جی بھائی میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرونگی۔۔۔۔۔

اتنا ٹائم کیوں لگ گیا کہاں رہ گئے تھے تُم دونوں۔۔۔۔۔؟

فریحہ نے معاذ کی بات کو سرے سے اگنور کرتے ہوئے نبیثا اور حسن کو آتا دیکھ کر

غصے سے استفسار کیا۔۔۔۔۔

یار بہت لیٹ ہو گیا ہے کسی اور دن کھائنگے ابھی تُم بس گھر ڈراپ کر

دو-----

نبیشا نے پریشان کن لہجے میں کہا۔-----

اے یار کیا ہے کیوں بار بار شیشے کو اپنی طرف کر رہا ہے۔-----
حسن جو کے شیشے کے ذیعے نبیشا کو دیکھنے میں لگن تھا معاذ کی بات پر

چوکا۔-----

ارے۔----- وہ۔----- میں۔----- ہاں تُم نے یہ صحیح سے سیٹ نہیں

کیا ہوا۔ اسی لیئے میں ٹھیک کر رہا تھا۔-----

حسن نے گھبراتے ہوئے معاذ کو جواب دیا۔

”آگ کا دریا ہے اور تیر کے جانا ہے

معاذ نے ہونٹوں میں مسکراہٹ دبے حسن سے کہا۔۔۔۔۔

حسن نے چپ رہنے میں بہتری سمجھی۔۔ اور معاذ سب کو گھر ڈراپ کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔۔۔۔۔

شاویز کو بولا دیں مجھے ملنا ہے

_____6

شاویز یہی بول کر گیا تھا تمہاری طرف جہ رہا ہے

بولی

جی وہ آیا تھا مگر جلدی چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

حماد نے اطمینان خیز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

پلواشہ کی بدگمانی اُسے تکلیف پہنچا رہی تھی۔

ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہوائے تیز چل رہی تھیں۔ لہروں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

چاند اور تارے آسمان پر جگمگا رہے تھے۔۔

شاویز ساحل پر بیٹھے مایوسی سے چاند کو تکتے ہوئے سگریٹ سولگھ رہا تھا۔۔۔۔۔
ایک ایک کر کے نہ جانے کتنی سگریٹیں پھوک چکا تھا۔

وہ مایوسی کے لمحوں میں زرا بھی حوصلہ دیتا"
"تو ہم کاغذ کی کشتی پر ساحل میں اتر جاتے

روز اک شام گزر جاتی ہے"

تیری یادوں کو گلے لگائے ساحل پر"۔

$$X \text{-----} X \text{-----} X$$

صرف چاند کی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔ ہر طرف سنّا تھا۔
ہلکی پھلکی ہوائیں بھی چل رہی تھیں

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 110
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/923061756508)

اور کُچھ ہی لمحوں میں نیند اُس پر مہربان ہو گئی۔۔۔۔۔

$$\times \text{-----} \times \text{-----} \times$$

شاویز جب گھر پہنچا تو آدھی رات ہو گئی تھی۔ گھر میں سب سو چکے تھے۔

سیدھا اپنے کمرے میں جانے کے ارادے سے لاؤنچ میں قدم رکھا شاویز کو کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا۔-----

اللہ کے سامنے رو کر ماہی کو سکون محسوس ہوا۔۔۔
بے شک اللہ ہی مشکل میں ڈالتا ہے اور وہ ہی مشکل سے نکالتا ہے۔۔۔

اللہ کی دی ہوئی آزمائش پر صبر کرنا "
"ہی اللہ سے سچی محبت کی دلیل ہے

نماز پڑھ کر ماہی کمرے میں موجود بالکونی کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

بالکونی میں کھڑے ماہی کو پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک اُس کی نظر شاویز پر
پڑی جو کے کالے رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس آنکھوں میں درد لیئے گھر میں
داخل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ماہی شاویز کے حلیے سے یہی اخذ کر پائی کے وہ نماز پڑھ کر آرہا ہے کیوں کے ماہی نے اُسے پہلی بار شلوار قمیض میں دیکھا تھا۔

ماہی تمہیں یہ کیا ہو رہا ہے کیوں اُسے دیکھے جا رہی ہو۔۔۔۔۔
ماہی جو شاویز کو یک ٹک لون میں ٹہل لگاتے دیکھ رہی تھی خود ہی سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

یہ لڑکی بھی نہ جب میں سامنے ہوں تو ٹھیک سے بات نہیں کرتی اور اب دیکھو کیسے گھور رہی ہے۔۔۔۔۔

ماہی مسلسل اپنی نظروں کا زاویہ بدلنے کی کوشش کر رہی تھی اور منہ ہی منہ میں
بڑبڑاتے ہوئے کمرے میں چلتی چلی گئی۔-----

کیا ہو گیا ہے اس لڑکی کو ہواؤں سے باتیں کر رہی ہے۔۔۔۔۔

شاویز نے ماہی کو بڑبڑاتا دیکھ کر استفسار کیا۔۔۔۔۔ اور لاؤنچ کی جانب چلا گیا۔

شاویز جب ڈیننگ ٹیبل پر پہنچا تو وہاں عزوا، زرنش اور ایان پہلے ہی موجود تھے۔۔۔۔۔

شاویز بھی سربراہی کُرسی پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔۔

آپی کبیر بھائی کب آرہے ہیں۔۔۔۔۔
شاویز نے زرنش سے کہا جو کے ایان کے ساتھ مصروف تھی۔۔۔۔۔
بات ہوئی تھی کہ رہے تھے اس بار عید پر بھی انا مشکل ہے۔۔۔۔۔

ہاں بولو حماد! چلو ٹھیک ہے تم سب یہی آجاؤ۔۔۔۔۔
شاویز نے زرنش کی بات سن کر اثبات میں سر ہلایا اور آنے والی کال اٹینڈ
کی۔۔۔۔۔

آپی حماد اور اُس کے کچھ دوست آرہے ہیں مجھے آپ سب سے ضروری بات کرنی
ہے۔۔۔۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

شاویز زرنش کو اطلاع کرتے ہی تیار ہونے کے لیے چلا گیا۔۔۔۔۔

چلو ایان جلدی سے چلو-----

زرنش یہ کہہ کر ایان کے ساتھ کمرے میں چلی گئی اور عزوا بھی ملازمہ کو سب سمیٹنے کا کہہ کر ماہی کی طرف چل دی۔-----

$$\times \text{-----} \times \text{-----} \times$$

یہ کیا روز روز کے تُم نے دُرا مے لگائے ہوئے ہیں۔ پورے پورے دن گھر سے غائب رہتی ہو۔۔۔۔

بس آج جانے دے میں شام سے پہلے لوٹ اونگی اور میں نے سارے کام کر دیئے ہیں۔۔۔۔۔

نبیسا نے فائقہ بیگم سے التجاء کی۔۔۔۔۔

ہاں تو تم نے کوئی احسان کیا ہے ہم پر کام کر کے برتن پڑے ہیں دھو کر جانا۔۔۔۔۔

فائقہ بیگم غصے سے کہتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔۔

میں اندر آسکتا ہوں۔۔۔؟

نبیسا کچن کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ پیچھے سے آنے والی آواز پر موڑی۔۔۔
لیکن حسن کو دیکھ کر آنکھوں میں آئے آنسوؤں پونچھ کر اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی لاؤنج اور لاؤنج کے دیئے طرف دو چھوٹے کمرے اور بائی
طرف ایک بڑا کمرہ اور اُس کے برابر میں کچن-----

کچھ ہی دیر میں نبیسا چائے لے کر آگئی۔ چائے پیتے ہی نبیسا اور حسن گھر سے
نکل کر شاویز کے گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔----

×-----×

کیا مصیبت ہے بھئی جو صبح صبح ٹم یہاں آگے-----
فریجہ جو شاویز کے گھر جانے کے لیے نکل رہی تھی معاذ کو دیکھ کر چڑ کے
بولی-----

اُف! یہ کیسے ہوا۔۔۔۔۔

معاذِ اس طرف کیوں جا رہے ہو نبیؐشا کو تو پک کر لو۔۔۔۔۔

سویت ہارٹ وہ تو حسن کے ساتھ چلی گئی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟ کیا کہا یُم نے۔۔۔۔۔

اچھا یار تُم کیوں بُرا منا رہی ہو اگر تُم چاہو تو ہم بھی کنکیشن بنا سکتے ہیں۔۔۔۔۔
معاذ نے شوخیاں انداز میں آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اگر تُم نے ایک اور لفظ منہ سے نکالا تو میں گاڑی سے اتر جاؤنگی۔۔۔۔۔

تُم ناراض ناراض سے لگتے "
کوئی ترکیب بتاؤ منانے کی
ہم زندگی امانت رکھ دینگے
"تم قیمت بتاؤ مسکرانے کی

معاذ نے فریحم کا موڈ آف ہوتے دیکھ چُپ ہونے میں بہتری سمجھی۔۔۔۔۔
اور تھوڑی ہی دیر میں وہ سب خان ولا پہنچ گئے۔۔۔۔۔

حسن نے عزو کو جواب دیا اور ساتھ ہی نبیسا، حسن سب کو سلام کر کے صوفے پر
برجمان ہو گئے۔۔۔۔۔

حسن آنے میں اتنی دیر کیوں ہو گئی؟۔۔۔۔۔
شاویز نے حسن سے یہ سوال اس لیے کیا کیوں کے سب لوگوں کو آئے دیر ہو
چکی تھی۔۔۔۔۔

بس وہ ٹریفک جام تھا۔۔۔۔۔
حسن نے نبیسا کی جھوکی ہوئی نظروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نبیسا جو پانی پی رہی تھی حسن کی بات سنتے ہی اُسے ٹھسکا لگا۔۔۔۔۔

میں آپ کی بات ماننے کے لئے تیار ہو آپ ماہی کو بولا لیں-----
فریحہ تجسوس بھرے لہجے میں شاویز سے گویا ہوئی-----

تم پلواشہ سے ملتی رہنا لیکن پہلے میری بات سن لو----- اور آپ سب بھی میری
بات پر توجہ دیں-----

شاویز فریحہ کو جواب دیا اور معاذ، حسن کو گھوری سے نوازتے ہوئے کہا کیوں کے وہ
دونوں خوش گپیوں میں مصروف تھے-----

شاویز کی بات سن کر سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے-----
میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں پلواشہ کو واپس چھوڑ آؤ گا۔ اُس کے اپنے گھر
جہاں وہ خوش تھی۔

میں نے بہت تکلیف دی ہے اُسے پر اب میں اُسے اور تکلیف نہیں دینا چاہتا۔۔۔۔۔

شاویز نے سر جھکائے بنہ کسی کو دیکھیے اپنا فیصلہ سنا دیا۔۔۔۔۔

شاويز تُم ہوش ميں تو ہو؟۔ پلواشہ کو واپس چھوڑ آنا يعنى ايک اور مصيبت سر پر
 ليٺا۔۔۔۔۔

اور تُم تو اپنا فیصلہ کبھی بدلتے ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔

حماد نے شاویز کے فیصلے پر حیران ہو کر استفسار کیا۔۔۔۔۔

اور خان سر آپ نے ہی تو کہا تھا۔ اگر جو میڈیسن ماہی کو دی جا رہی ہیں وہ بند نہ کی تو اُسے نقصان ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

نبیسا بھی شاویز سے گویا ہوئی-----

میں نے بچپن میں اُس کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی آنے نہیں دیا اور آج وہ میری وجہ سے روتی ہے۔

میں صرف اُس کو یہاں پر اس لیے لایا تھا تاکہ اُس کو بچپن کی ساری باتیں یاد آجائے میرا اُس پر حق جمعنا، اُس کی جوڑواں بہن ماہی، اُس کے اصل ماں باپ رابعہ مامی اور ارمان ماموں، میرا اُس سے خان بولوانا، اُس کا میرے لیے چھپ کر کھانا لانا، بچپن میں میری کی ہوئی غلطی کو اپنے سر لینا ہر بات میں اُسے یاد دلانا چاہتا تھا۔

بیچھے بیچھے سب ہی ہسپتال پہنچ گئے۔۔۔۔۔

پیشنت کو کسی بات کا گھیرا صدمہ لگا ہے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں

ڈاکٹر کے آتے ہی فریحہ نے پریشان کن لہجے میں تشویش کی۔۔۔۔

سب میری وجہ سے ہوا ہے کچھ بھی کریں ڈاکٹر مگر میری پلواشہ کو بچالے

شاویز کی ایسی حالت دیکھ کر حماد کو کافی دکھ ہوا تھا کیوں کہ اس سے پہلے حماد نے شاویز کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھے تھے۔۔۔۔۔

شاویز تُم تسلی رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

زر نش نے آگے بڑھ کر شاویز کا ہاتھ تمھامتے ہوئے تسلی دی۔۔۔۔۔

شاویز روکو کہا جا رہے ہو۔۔۔۔۔؟

شاویز زرنش کی بات سنتے ہی ہسپتال سے چلا گیا اور حماد بھی اُس کے پیچھے پیچھے
دوڑتا چلا گیا۔۔۔۔۔

کیوں کے وہ شاویز کی شخصیت سے باخوبی واقف تھا۔۔ اسے اس حالت میں اکیلا
چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

حماد اُترو گاڑی سے۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔ تُم نے سنا نہیں میں نے کہا
اترو۔۔۔۔۔

شاویز حماد کو اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھتا دیکھ دھاڑا۔۔۔۔۔ کیوں کے اس وقت
وہ بالکل اکیلا رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

حماد نے شاویز کو تھوڑا نرم پڑتے دیکھ اُس سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

اس سے اُس کے دماغ پر اثر ہوگا۔۔۔۔۔ اور وہی ہوا وہ بھی میری وجہ سے۔۔۔۔۔

شاویز پلواشہ ٹھیک ہو جائے گی۔ اُسے تمہاری ضرورت ہے میرے ساتھ اندر چلو۔۔۔۔

حماد تُم جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔۔۔۔

میں تیرا گناہ گار بندہ ہوں مجھے اس آزمائش سے نکال دے - پلواشہ کو ہوش آجائے -

آئین

ہسپتال جانے کی غرض سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی ہسپتال کی طرف روانہ کی.....

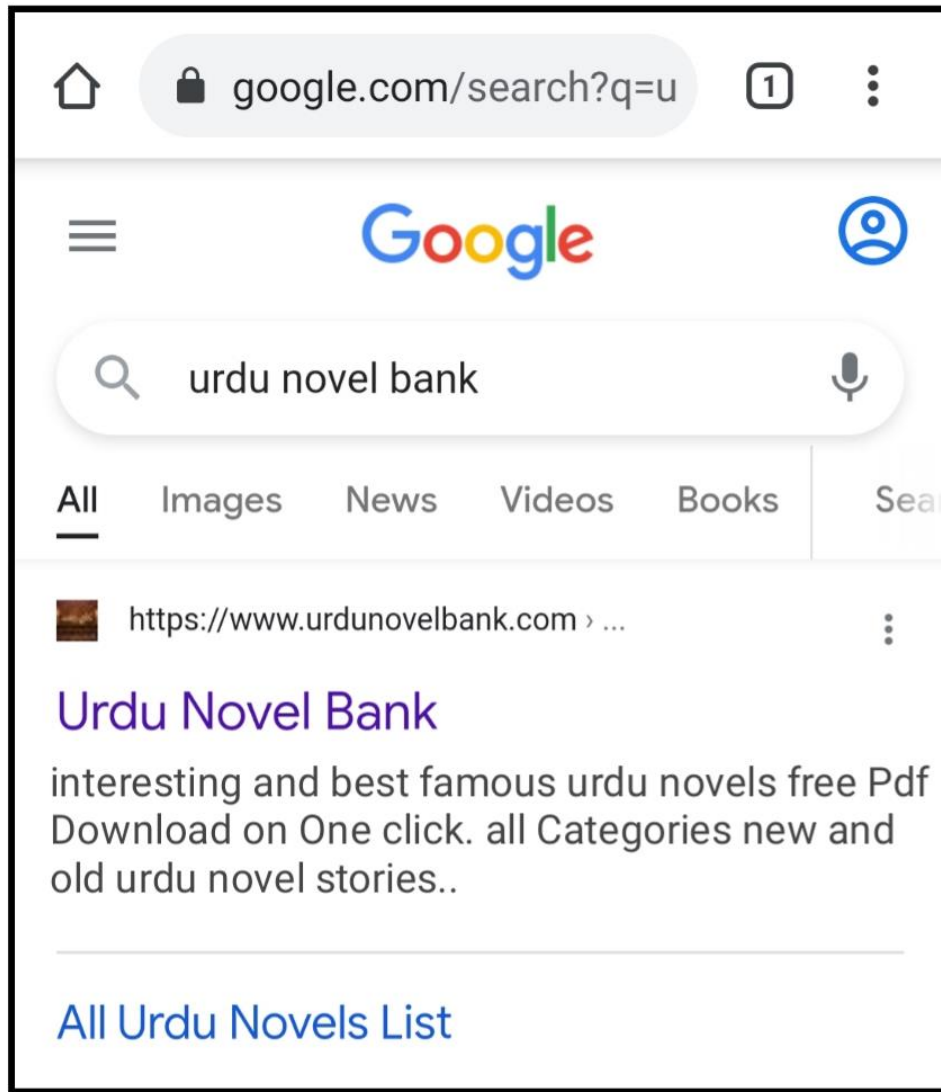
آنی پری اور ماما کہا ہے اور آپ روکیوں رہی ہیں۔۔۔۔۔

ایان جو ابھی اسکول سے آیا تھا ازوا کو روتے دیکھ کر پوچھا اور آزوا کے آنسو اپنے ننھے ہاتھوں سے صاف کیے۔۔۔۔۔

!عزوا

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

آپ جائے ہمیں ہمارا کام کرنے دے۔۔۔۔۔

شاویز کی آواز پر ڈاکٹر جو بھاگے چلے آئے تھے۔۔۔۔۔

شاویز کو روم سے نہیں جاتا دیکھ کر گویا ہوئے شاویز اُنکی بات سنتے ہی باہر کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے شاویز پالوشہ ٹھیک ہے۔۔۔۔

حماد جو عزوہ ایان کے ساتھ تھوڑی دیر پھیلے آیا تھا شاویز کو نڈھال سے بیٹھے دیکھ کر استفسار کیا۔۔۔۔

Congratulations!

ڈاکٹر کی بات سنتے ہی سب کے چہرے کھل اٹھے۔۔۔۔۔

شاویز تُم رو کو فریحہ کو جانے دو۔۔۔۔۔

مگر آپی۔۔۔۔۔

شاویز بات کو سمجھو تمہارے جانے سے کہی وہ پھر پینک نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

شاویز جو پلواشہ سے ملنے جا ہی رہا تھا زرنش کی بات روک گیا.....

$\times$ ----- $\times$ ----- $\times$

ماہی ادھر دیکھو اب کیسی ہے طبیعت؟ -----

آج ماہی کو ہسپتال میں تین دن ہو گئے تھے۔ اُس کی طبیعت میں کافی سُدھار آیا تھا۔۔۔۔۔

فریحہ نبیشا میرے سوالوں کے جواب دو۔۔۔۔۔ تُم لوگ مجھے بتاتے کیوں نہیں ہو۔۔۔۔۔

تمہیں ایسا کیا کہا ہے اُس نے جو تُم دونوں نے اُس کی بات پر یقین کر لیا ہے۔۔۔۔۔

ماہی میں نے خان سر کی آنکھوں میں سچائی دیکھی ہے۔۔۔۔۔ تمہیں کھونے کا ڈر دیکھا ہے۔۔۔۔۔ وہ تُم سے محبت کرتے ہیں ماہی۔۔۔۔۔
نبیشا نے ماہی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

فریحہ نبیشا کے جاتے ہی ماہی پھر اپنی سوچو میں گم ہو گئی.....

ہاں! شاویز معاذ صحیح کہہ رہا ہے تم سب سے پلواشہ کی طبیعت پوچھ رہے ہو

حسن نے بھی معاذ کی بات پر حامی بھری۔۔۔۔۔

مُجھے تُم لوگ نہیں بتاؤ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔۔۔

شاویز نے سپاٹ لہجے میں کہتے ہی ہسپتال سے باہر آگیا کیوں کہ وہ سب کو جواب دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

— 222 —

زرنش نے گلے میں پڑے لاکٹ کو چھوتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔۔

کبیر کی بات سُن کر زرنش شرما سی گئی۔۔۔۔

کبیر اور زرنش کی شادی کو پانچ سال ہو گئے تھے پر آج بھی زرنش کبیر سے شرماتی تھی۔۔

ایان جلدی آؤ بابا کی کال ہے۔۔۔۔

پھر ہم گھومنے جائے گے بہت سارا کھیلے گئے پر آپ وعدا کرو بابا سے اب اداس
نہیں ہوں گے -----

ماما کو دو موبائل ایان -----
ایان نے خوشی سے کبیر کی بات مان لی -----
ٹھیک ہے بابا میں اداس نہیں ہوں گا۔۔۔۔

کبیر کی بات سنتے ہی ایان نے موبائل زرنش کو دیا اور پھر کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔

اسے ہی تھوڑی دیر زرنش نے بات کی پھر ایان کے ساتھ مصروف ہوں
گی-----

شاویز ایک بار پھر سوچ لوپلواشہ کو چھوڑ آؤ گے مگر پھر خود کیسے اس کے بغیر رہو گے؟

حماد نے شاویز کو افسردہ دیکھ کر استفسار کیا۔۔۔۔

حماد میں فیصلہ کر چکا ہوں۔۔۔۔

شاویز نے ایک دم سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔۔ اور ماہی کو آتا دیکھ کر کار کی جناب بڑھا۔۔۔

ماہی بھی سب سے مل کر کار کی طرف چل دی۔۔۔

ماہی کو عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی جبکہ وہ تو اس قید سے آزاد ہونا چاہتی تھی لیکن اس آزادی پر بھی وہ اچھا فیل نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کہ شاویز کا اُسے یوں انگور کرنا اچھا نہیں لگا۔ وہ تھنکس بولنا تو نہیں چاہتی
تھی مگر بات کا آغاز کرنے کے لیے یک دم بولی۔۔۔۔۔

شاویز نے گاڑی کو بریک لگایا اور ماہی کو گھورتے ہوئے اُس سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

ماہی شاویز کی بات سن کر حیرت زدا ہوئی۔۔۔۔۔

میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں تمہیں کس مقصد سے لایا تھا۔۔۔

تُم پھر بھی اُس کنویں میں جانا چاہتی ہو تو خوشی سے جاؤ۔ میری ضرورت پڑے تو مجھے بلا لینا۔

ہاں میں بس اتنا کہوں گا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تُم میرے جسم میں خون کی طرح دوڑتی ہو۔۔۔۔۔۔

جس کے لفظوں میں تمہیں اپنا عکس ملے"
"بہت مشکل ہے تمہیں کوئی میرے جیسا شخص ملے

شاویز کی آواز پر ماہی نے پلٹ کر دیکھا تو شاویز اُس کے پاس ہی کھڑا تھا۔۔۔۔۔
شاویز نے شاعرانہ انداز میں کہا۔۔
اور ماہی کے ساتھ ہی زمان ہاؤس کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

×-----×

معاز کہاں ہے مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔

حسن نے نظر نیچے جھکا کر اپنی بات کی۔۔۔۔۔

معاذ نے شوکیا انداز میں آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

معاذ نے اپنی ہنسی کنٹرول کر کے حسن کو سمجھایا۔۔۔۔

اور زمان صاحب ماہی کو دیکھ کر پہلے تو بہت خوش ہوئے لیکن ماہی کے ساتھ آنے والے شخص کو دیکھ کر سپاٹ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔۔

ماہی نے زمان صاحب کو غصے میں دیکھ کر یک دم جھوٹ ہولا اور شاویز کے حق میں زمان صاحب سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

پلواشہ -----آں ہاں -----مطلب میری جانم تمہیں صفائی دینے کی ضرورت
نہیں ہے میں بات کر لونگا زمان ماموں سے -----
تُم کمرے میں جاؤ شائستہ مامی سے ملو -----اپنا خیال رکھنا اور ہاں وہ میموری لوس
میڈلسن نہیں لینا -----

پہلے تو شاویز کو ماہی کی بات پر خاصی حیرت ہوئی۔۔۔۔ مگر پھر شاویز نے ماہی کی طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے اُسے کمرے میں جانے کا کہا۔۔۔

اُٹھو اور نکلو میرے گھر سے -----

زمان صاحب شاویز کی بات پر گھبرا گئے اور اُس سے جان چھڑانا چاہی -----

ابھی تو میں یہاں سے جا رہا ہوں مگر یاد رکھیں آتا جاتا رہونگا ----- پلواشہ آپ

کے پاس امانت ہے اُسے کوئی ایسی ویسی میڈیسن نہیں دیئے گا جس سے

اسے نقصان ہو۔۔۔

میری بات کو صرف دھمکی نہیں سمجھے گیا نہ اب میں پرانا والا شاویز ہو جو آپ سے

در جاؤں اب اپکا وقت ہے درنے کا سو بی کیئر فُل

(so be careful)

مجھے مجبور مت کیجیے گا کہ میں آپکے خلاف کیس کرواللیگل میڈیسن دینے پر گوڈ

بالے -----

-----اپنی بات مکمل کر کے لمبے لمبے ڈاک بھرتا گھر سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ اور
زمان صاحب پتھر کی مانند کھڑے رہے گئے۔-----

ہلکی ہلکی روشنی چاروں اطراف میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

آج اتوار کا دن تھا۔۔۔ ماہی کے جانے بعد سب اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔

آپی آپ ریڈی ہو گئیں؟؟-----حسن کی بار بار کال آرہی
وہ بہت ایکساٹڈ ہے۔۔۔۔ میں نے آج۔ تک اُسے کسی بھی کام کے لیے اتنا
سنجیدہ نہیں دیکھا۔۔۔۔

حسن کے گھر والے اور زرنش ، شاویز سب آج نبیسا کا ہاتھ مانگنے جا رہے تھے

ماشاء اللہ! اللہ اُس کی خوشی کو قائم رکھے۔۔۔۔۔ تُم ایان کو لے کر جاؤ میں بس آتی ہوں۔۔۔۔۔

زررش نے ایان کو شوز پہناتے ہوئے شاویز سے کہا۔۔۔

ایان یہ کیسے بات کر رہے ہو آپ ماموں سے --- چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے

شاویز ایان کی بات بات پر ہلکا سا مسکرایا اور پھر وہ لوگ روانہ ہو گئے

ارے شاویز کمارہ گئے تھے - اتنی بھی کوئی دیر کرتا ہے -
حسن اتنی بھی دیر نہیں ہوئی - جو ٹائم دیا تھا اسی پر تو آئیں ہیں -

حسن کی بات پر شاویز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا --- حسن کے چہرے پر
پریشانی دیکھ کر شاویز نے یہ انداز لگا لیا تھا کہ حسن کو کتنی بے چینی ہے

بیٹا آپ اطمینان رکھو ہمیں پتہ ہے آپ وقت پر آئے -- بس آج حسن کو جلدی ہو
رہی ہے جیسے اگر ہم وقت پر نہ پہنچے تو وہ محترمہ بھاگ جائیگی -----

اب یہی باتیں کرتی رہنگے یہ اندر بھی چلے گے -----
حسن نے فوزیہ بیگم کو مزید بات کرنے سے روکتے ہوئے اندر جانے کو کہا -----

X-----X-----

--X

نہیشا جو تین چار مرتبہ فراز صاحب کے کمرے کے چکر لگا چکی تھی ہمت کر کے
اپنی بات کہہ ڈالی۔۔۔۔۔

بیٹا ہم غریب لوگ ہیں میرے بعد تمہارا کیا ہوگا۔۔ میں اپنی زندگی میں تمہارے
فرض سے ادا ہونا چاہتا ہوں۔۔

_____X

صاحب مجھے لگتا ہے اُنہیں سب یاد آگیا ہے بس ہم سے چھپا رہی ہیں ---

اگر اُسے سچائی پتہ چل چکی ہوتی تو وہ واپس ہی نہ آتی۔۔ مجھے فکر بس شاویز کی ہو رہی ہے کہ وہ اگلا قدم کیا اٹھے گا۔۔۔۔۔

سچائی تو یہی ہے کہ ماہی ہماری بیٹی نہیں ہے مگر شائستہ اور میں نے اُسے بیٹی سے بڑھ کر چاہا ہے۔۔۔۔۔
زمان صاحب نے افسوردگری سے کہا۔۔۔۔۔

اگر آپ نے انہیں پہلے ہی سچائی بتادی ہوتی تو آج آپ کے دل میں اتنا خوف نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

ماہی بی بی کے آنے سے شائستہ بی بی کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے لیکن اگر وہ پھر چلیں گی تو۔۔۔۔۔؟

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ جو ابھی میں سن کر آئی ہوں کیا وہ سچ ہے

ماہی زمان صاحب اور صغریٰ کی باتیں سن کر آئی تھی جب سے بہت پریشان تھی
آگے وہ کیا کرے اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا -----

ماہی مجھے اندازہ ہے کہ تمہیں یہ سمجھنے میں وقت لگے گا مگر بس فکر یہ ہے کہ
کہیں دیر نہ ہو جائے تمہیں ---
ماہی کو عزوا کے کہے ہوئے الفاظ یاد آرہے تھے جو اُس نے آخری ملاقات میں کہے
تھے -----

ماہی نے اپنی اُلجھن کو ختم کرنے کے لیے فریجہ کو کال ملائی -- جو دو تین بیل کے
بعد اٹھالی گئی -----

شاویز اتنا اندھیرا کیوں ہو رہا ہے گھر میں؟؟۔۔۔۔۔ عزوا کہا ہو۔۔۔۔۔
شاویز اور زرنش کو آتے ہوئے رات ہو گئی تھی۔۔۔ جب انہوں نے گھر میں قدم رکھا
تو گھر کی چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سرپرائز! پیپی انیورسیری۔۔۔۔۔۔۔ آپ!

زرنش جیسے ہی لاؤنچ میں داخل ہوئی تو یک دم لاؤنچ روشنی سے جگمگا اٹھا۔۔۔۔۔

ہر سمت میں رنگ برنگی لائٹ لگی ہوئی تھیں لاؤنچ بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔
سامنے ہی ٹیبل پر کیک اور اُس کے اطراف گلاب کی پتیاں سجی ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

■■■■■

اچھا جی تو یہ بات ہے -- ٹھیک ہے پھر میں منانے کا مشن پورا کرتا ہوں صبح ملاقات ہوگی ---

سونے کی غرض سے سب اپنے اپنے کمرے کی طرف چل دیئے-----

زرنش کیا ہو گیا ہے اب یہ ناراضگی ختم کرو اب تو میں آگیا ہوں ---
کبیر جب سے کمرے میں آیا تھا وہ اُسے منانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر زرنش اُس سے بات تک نہیں کر رہی تھی-----

زرنش رو کیوں رہی ہو تم بتاؤ کیا ہوا ہے؟-----؟

کبیر زرنش کو روتا دیکھ کر پریشانی سے بولا---

آئیں ہیں تو چلے بھی جائیں گئے۔۔۔۔

زرنش جو کب سے اپنے اوپر ضبط کی ہوئی تھی یک دم بولی۔۔۔۔۔
کبیر کے آنے کی اسے بہت خوشی تھی لیکن اُس کے واپس جانے کا سوچ کر
افسردہ بھی تھی۔۔۔۔۔

زرنش تُم جانتی ہو کہ وہ میرا فرض ہے اور مجھے سب سے پہلے اپنا فرض نبھانا ہوتا
ہے میں تُم یہ نہیں کہوگا کہ میں واپس نہیں جاؤں گا۔۔

لیکن ہاں اس بار میں زیادہ چھٹیوں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس۔۔۔ اور میں جب
تک تمہارے پاس ہوں یہ آنسو نہیں آنے چاہیئے تمہاری آنکھوں میں۔۔۔۔۔

زرانش نے مسکراتے ہوئے سے بولی تو کبیر نے اسے اپنے حصار میں لے لیا

شاویز کے کہنے پر زرنش کمرے کی طرف چل دی۔۔ معاذ اور شاویز نے بھی ایک نظر ساری اریخمنٹ پر ڈال کر تیار ہونے کے غرض سے چل دئے۔۔۔۔۔

ماہی نبیشا کی مہندی پر جانے کے لیے بہت ایکسائیٹڈ تھی پر جب اسے پتا چلا کہ مہندی خان ولا میں ہے تو موڈ آف ہوں گایا تھا۔۔ اب اسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا جائے یہ نہ جائے۔۔۔۔۔

ماہی تُم خود آرہی ہوں یہ میں پیک کر لو۔۔۔۔۔

ماہی جو اپنے کمرے میں بیٹھے موبائل یوز کر رہی تھی۔۔۔۔۔

فریحہ کے میسج پر کشمش میں پڑ گئی کیوں کے وہ فیصلہ کر چکی تھی وہ نہیں جائے گی۔۔۔۔۔

فریحہ میں نہیں جاؤ گی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

ماہی نے ساری سوچوں کو جھٹک کر میسج ٹائپ کیا۔۔۔۔ جس پر فریحہ نے اوکے کا جواب دیا۔۔۔۔۔

ارے ماہی تُم کیوں نہیں جاؤ گی تمہاری دوست کی شادی ہے میں
خان سر کو نہیں دیکھو گی۔۔۔ نبیشا ناراض ہوں جائے گی۔۔۔۔۔
ماہی کا دل تو جانے کسے رہا تھا مگر دماغ ساتھ نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔
چپ بالکل چپ میں نہیں جاؤ گی ایک کام کرتی ہوں سو جاتی ہوں اس سے مجھے
جانے کہ دل بھی نہیں کرے گا نبیشا کو بعد میں مانا لو گی۔۔۔۔۔

ماہی خود سے مخاطب ہوئی آخر کار ماہی نے فیصلہ کر ہی لیا تھا۔۔۔۔۔
کہ وہ خان ولا نہیں جائے گی۔۔۔۔۔



نہیشا فریجہ سے غمگین لہجے میں گویا ہوئی

Visit For More Novels : www.urduNovelBank.com Page 211
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ماشاء اللہ عزوا تُم تو بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ آج لگتا ہے کوئی شہزادہ تم پر دل
ہار جائے گا۔۔۔۔۔

فریحہ نے فراخت دلی سے عزوا کی تعریف کی۔۔۔۔۔ عزوا لائٹ پنک کلر کی فروک
جس پر گوٹے کا کام ہوا تھا ملٹی کلر کا دوپٹہ جو کہ سر پر ٹکے تھا۔۔۔ ہلکے سے میک
اپ کے ساتھ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

مُجھے چھوڑے نبیشا کو دیکھیں کتنی پیاری لگ رہی ہے حسن بھائی تو گئے آج کام
سے۔۔۔۔۔

عزوا فریحہ کی بات پر شرمائی اور نبیشا کو دیکھتے ہی بے ساختہ اُس کی تعریف
کی۔۔۔۔۔

فریح نے عز و اکی بات پر اتفاق کیا اور ساتھ ہی نبیشتا کو وارن کیا۔۔۔۔۔

---X

معاذ حماد اور شاویز جو حسن کو ریڈی کرنے کے لیے اے تمھے حسن کو تیار دیکھ کر حیران ہو گئے معاذ نے حسن پر مزاحیا طنز کیا۔-----

میں سوچ رہا ہو تُم لوگ میرا نکاح آج ہی کروا دو۔۔ مجھ سے انتظار نہیں ہوں رہا
ہے۔۔۔۔۔

حسن نے پرفیوم لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بھائی صبر کر نکاح بھی ہوں جائے گا۔۔ ویسے زندگی میں پہلی بار اچھا لگ رہا۔۔۔۔۔

حسن جو وائٹ کلر کے کُرتے شلوار پے کریم کلر کا کوٹ پہنے بالوں کو جیل سے
سیٹ کیے ہیرو لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

معاذ کی بات پر سب ہی ہنس پڑے۔۔۔۔۔ جب کے حسن نے معاذ کو گھوری سے
نوازا۔۔۔۔۔

یہ ایک بار سی اچھا لگ رہا تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔۔۔

/ / / / / / /

نہیں سما رہا تھا۔۔

جیسے جیسے وہ قدم بڑا رہی تھی شاوریز کی دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی یہی چہرے کی تلاش میں تھا اپنی محبت کا دیدار ہی تو کرنا چاہتا تھا وہ اُس کے برعکس فریجہ حیرت زدہ کھڑی تھی۔۔

اُسے تو واقعی لگا تھا ماہی نہیں آئے گی۔۔

شاویز کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی پر ماہی کے ہمراہ آنے والے وجود کو دیکھ کر مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہو گئی۔۔۔۔

ماہی ٹم تو نہیں آنے والی تھی۔۔ اور ٹم کیسے ہو عارب ؟

فریحہ اگے بڑھ کر ماہی سے ملی۔۔ اور ساتھ ہی عارب سے حال و احوال پوچھے

عرب نے اپنے انداز میں فریجہ کو جواب دیا۔۔

ہاں میں نہیں آنے والی تھی --- مگر نبیشتا ناراض ہو جاتی اس لیے آگئی میں

ماہی نے بہانہ بنایا درحقیقت وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی اس لیے آئی تھی
----- شاویز کے لیے اپنی فیلنگز کو محسوس کر رہی تھی وہ مگر قبول نہیں کر رہی
تھی-----

خان سر "یہ عارب ابراہیم ہے زمان انکل کے دوست کا بیٹا اور عارب یہ شاویز
خان ہیں خان انڈسٹریز کے مالک جانتے تو ہو گے نہ۔۔۔۔۔"

فریح نے عارب اور شاویز کو ایک دوسرے سے متعارف کروایا۔۔۔۔۔ جس پر
عارب نے شاویز سے ہاتھ ملانے کے لئے ہاتھ اگے بڑھایا جسے شاویز نے جھٹک
دیا۔۔ شاویز کو ایسے کرتا دیکھ ماہی پریشان ہوئی۔۔۔

اسے کون نہیں جانتا کیسے ہوں شاویز۔۔۔۔۔
عارب نے کول انداز میں کہا۔۔۔۔۔

مجھ سے اور میرے اپنوں سے دوری بنائیں رکھو تو تمہارے لیئے بہتر ہے اور یہ
شاویز مجھے صرف میرے دوست کہتے ہیں۔۔۔ خان سر ہوں میں آئندہ خیال کرنا

۔۔۔۔۔

آپ سب ایسے باتیں کرتے رہے گئے میرا مطلب کچھ نیو کرتے ہیں۔۔۔

معاذ جو کب سے بور ہو رہا تھا یکدم بولا۔۔۔۔ معاذ کی بات پر سب چپ ہو گئے اور اسے دیکھنے لگے جس پر اُس نے اپنا پلین بتایا۔۔۔۔۔

میں کہہ رہا ہوں ہم سب آج کی شام کو یادگار بناتے ہیں۔۔۔

دو ٹیم بناتے ہیں ایک لڑکوں کی اور دوسری لڑکیوں کی۔۔ اور گانے کا مقابلہ کرتے ہیں جو جیتے گا اُسے ایک گفٹ ملے گا۔۔۔ لڑکوں ٹیم میں سے کوئی ایک جیتے گا اور ایسے ہی لڑکیوں کی ٹیم میں سے کوئی ایک جیتے گا۔۔۔۔۔ اور جتنے والوں کو ملے گی ایک پیاری سی پانی کی بوتل۔۔۔۔۔

معاذ نے اعلانیہ طور پر کہتے سب کو حیران کر دیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا آپ سب کو آفر پسند نہیں آئی۔۔۔۔۔؟؟ اچھا چلے پھر ایک کام کرتا ہوں
آفر میں کچھ اضافہ کر دیتا ہوں۔۔۔

معاذ نے اپنے شیطانی دماغ کو استعمال کرتے ہوئے ایک آفر کا انتخاب
کیا۔۔۔۔۔

تو پھر ایک بوتل کے ساتھ دس روپے بڑھا رہا ہوں کیوں کہ میری اتنی ہی حیثیت
ہے

معاذ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

معاذ کی بات پر سب ہنس پڑے مگر حماد نے معاذ کو ٹوکا تھا۔۔۔۔۔

"ایسے کیا گھور رہی ہو عاشق ہوں آپ کا

معاذ نے فریحمہ کو اپنی جانب گھورتا دیکھ کر لوفرانا انداز میں شعر عرض کیا۔۔۔۔۔

پھول ہے گلاب کا نشہ ہے شراب کا"
"اگر ایک لفظ اور کہا تو منہ توڑ دونگی آپ کا

جس پر فریحمہ نے زور سے معاذ کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا۔۔۔۔۔

واہ کیا کہنے ہیں۔۔۔۔۔

پاس کھڑی ماہی اور زرنش جو سب سن چکی تھیں دبا دبا مسکرائیں۔۔۔۔۔

معاذ نے اپنی بات کر کے سب سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں میں بھی بہت بور ہو رہی ہوں۔۔۔۔۔
زرنش نے بھی معاذ کی بات پر حامی بھری۔۔۔۔۔

چالو پھر سب ہوں جائے تیار مقابلہ جیتے گے تو ہم لڑکے ہی۔۔۔۔

حسن اسٹیج سے کھڑے ہوتے ہوئے خوشی سے بولا جس پر سب لڑکوں نے فخر سے

اثبات میں سر ہلایا اور ساتھ ہی سب لاؤنچ میں گول دائرہ بنا کر بیٹھ گئے۔۔۔۔

مہمان سارے جاچکے تھے جبکہ بڑے سارے باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

میں یہ گانا ہمارے دولہن دولہا کو ڈیٹیکٹ کرتی ہوں۔۔۔۔۔
عزوا نے گانا شروع کرنے سے پہلے سب کو بتایا۔۔

دو دل مل رہے ہیں۔
مگر چمکے چمکے

سبکو ہو رہی ہے۔

ہاں سبکو ہو رہی ہے۔

خبر چپکے چپکے

دو دل ملے رہے ہیں

مگر چپکے چپکے

سانسوں میں بڑی بیکاراری

آنکھیں میں کیا رات جاگے

کبھی کہیں لگ جائے دل تو

کہیں پھر دل نہ لگے

اپنا دل میں زرا تھم لوں۔

جادو کا میں اسی نام دو

جادو کر رہا ہے۔

جادو کر رہا ہے۔

اثر چپکے چپکے

ایسے بھولے بنکر ہے بیٹھے

جیسی کوئی بات نہیں۔

سب کچھ نظر آ رہا ہے۔

دن ہے یہ رات نہیں

کیا ہے کچھ بھی نہیں ہے اگر

ہونٹوں پہ ہے خاموشی مگر

باتیں کر رہی ہے۔

باتیں کر رہی ہے۔

نظر چپکے چپکے

دو دل ملے رہے ہیں

مگر چپکے چپکے

سبکو ہو رہی ہے۔

ہاں سبکو ہو رہی ہے۔

خبر چپکے چپکے

دو دل ملے رہے ہیں

مگر چپکے چپکے

اب میری باری حسن نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ساتھ ہی گانا شروع کیا۔

بہت پیار کرتے ہیں تمکو صم
بہت پیار کرتے ہیں تمکو صم
قسم چاہ لے لو

قسم چاہ لے لو خدا کی قسم
بہت پیار کرتے ہیں تمکو صم

بہت پیار کرتے ہیں تمکو صنم
ہمیں ہر گھڑی آرزو ہے تمہاری

ہوتی ہے کسی صنم بیکاراری
مل جائیں گے تم کو

ملیں گے جو تمکو تو بتائیں گے ہم
بہت پیار کرتے ہیں تمکو صنم
بہت پیار کرتے ہیں تمکو صنم
ہماری غزل ہے تساور تمہارا

ہماری غزل ہے تصور تمہارا

تمہارے بنا اب نہ جینا ہمارا

تمیں یوں ہی چاہیں گے۔

تمیں یوں ہی چاہیں گے جب تک ہے دم

بہت پیار کرتے ہیں تمکو صنم

بہت پیار کرتے ہیں تمکو صنم

ساگر کی باہوں میں موجیں ہیں جیتی

ہمکو بھی تم سے محبت ہے اتنی

کی یہ بیکاراری

تیری امید تیرا انتظار کرتے ہیں۔

تیری امید تیرا انتظار کرتے ہیں۔

اے صنم ہم تو صرف

تم سے پیار کرتے ہیں۔

اے صنم ہم تو صرف

تم سے پیار کرتے ہیں

جانم ہم بھی

تم پر جان نثار کرتے ہیں۔

جانم ہم بھی

تم پر جان نثار کرتے ہیں۔

تیری ہر بات پر ہم اعتبار کرتے ہیں۔

تیری ہر بات پر ہم اعتبار کرتے ہیں۔

اے صنم ہم تو صرف

تم سے پیار کرتے ہیں

شاویز گانے کے زریعے اپنے دل کا حال ماہی کو سونا رہا تھا۔۔ جس پر ماہی کا دل

بے چین ہو رہا تھا

ہمکو جسکی تھی وہ تلاش ہو تم

خوشبو سانسوں کی دل کی پیاس ہو تم

تیرے عاشق تیرے دیوانے ہے۔

ساری دنیا سے ہم بیگانے ہیں۔

ساری دنیا سے ہم بیگانے ہیں۔

اے صنم ہم تو صرف
تم سے پیار کرتے ہیں

شاويز نے گانے ميں "جانے من" اكي جگہ "جانم" لگا ديا تھا جسے سب نے باخوبي محسوس ڪيا تھا۔۔۔ ماہي ڪو اپنا وهاں بيٺھنا ما حال لگ رها تھا۔۔۔ آنڪھوں ميں ڪچھ آنسوؤں خود باخود اگے تھے جيئے ماہي نے فوري ڇھپايا۔۔۔۔۔

آپ بھی اپنی پیاری آواز سونا دے --- کب سے اپکی آواز سننے کے لیے بیکرار ہو---

حسن جو نبیسا کے برابر میں آکر بیٹھا تھا اُس کے کان میں سر غوثی
کی۔۔۔۔۔۔ جو نبیسا کے ساتھ ساتھ پاس کھڑے معاذ نے سُن لی۔۔۔۔۔

بھا بھی میرے دوست کو کیوں تڑپا رہی ہیں سونا دے کچھ اسے۔۔۔۔۔
ویسے جیسی اسکی حرکتیں ہیں پوری زندگی آپ سے طعنے ہی سونے گا۔۔۔۔۔

معاذ نے تیز آواز میں اعلانیہ انداز میں کہا جس پر سب ہنس پڑے جبکہ حسن تن
فن کرتا رہ گیا۔۔۔ اور نبیسا جھپ گئی۔۔۔۔۔۔ سب کے کہنے پر نبیسا نے شعر
عرض کیا کیو کے گانا گانے سے اسے شرم آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

اگر اپنے مجھے ہزارو میں چنا ہے تو میرا وعدہ ہے
"میں آپکو لکھو میں کھونے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔۔"

عارب پُر جوش ہوا۔۔۔ جس پر سب ہی حیران ہوئے۔۔۔



مہندی ہے مہندی ہے مہندی ہے مہندی ہے۔

شرمانہ ایسے بنو رہے اب جانا ہے گھر تمہیں ساجن کے
چلے گئے ہم بھی تیری سنگ تیرے دیہج میں تیرے گھر ساجن کے۔۔۔۔۔

ایک ایک منٹ یہ گانا میری زندگی کے لیے-----
معاذ نے گانا فریحہ کو ڈیٹیکٹ کیا ---

تجھے ہی دلسن بناؤگا ورنہ کنوارہ مار جاؤں گا۔
تجھے ہی دلسن بناؤگا ورنہ کنوارہ مار جاؤں گا۔

فریحہ جو گانا شروع کیا تھا بیچ میں ہی روک گی کیوں کے معاذ نے گانا شروع کر دیا
تھا۔-----

جا کے جوگن بن جاؤنگی سانگ تیرے میں نہ آؤنگی۔
سب سے میں یہ کہ جاؤنگی تمہیں نہ دولا بنوگی۔

تجھے نہ دولا بنوں گی چاہے کنواری مار جاؤں گی۔

دیا۔۔۔۔۔

تیرے لیے لونگا بنایا چاند ستاروں کی
پہناؤں گا چوڑے میں تمہیں نئی بہاروں کی

آرے جارے کنوارے مجھ پر دور تو دال نہ ایسے
میرے اگے پیچے پھرتے ہیں تیرے جیسی

معاذ فریحہ کو شروع سے پسند کرتا تھا اس لیے اُس نے گھر پر اپنی اور فریحہ کے لیے بات کر لی تھی جس پر سب راضی تھے۔۔ حماد نے بھی کہے دیا تھا کہ اُسے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔

جا کے جوگن بن جاؤنگی سنگ تیرے میں نہ آؤنگی۔
سب سے میں یہ کہ جاؤنگی تمہیں نہ دولا بنوگی۔
تجھے نہ دولا بنوں گی چاہے کنواری مار جاؤں گی۔

شادی وادی کے چکر میں مجھے نہیں پڑھنا
شادی وادی کے چکر میں مجھے نہیں پڑھنا

چار دیواروں میں گٹ گٹ کے مجھے نہیں مرنا

کھلی ہواؤں کی میں تجھے سر کرونگا
ہنی مون میں لندن پیرس تجھے گھوماؤ گا

چکنی چکنی باتوں میں آؤں نہ تیرے ہاتھ میں
مجھکو جو ٹھکرائے گی تو بعد میں پچھتاہنگی

نا سچ تیری سجاونگی۔

بن تیرے ناجی پاؤنگا بن تیرے نامار پاؤنگا
سب سے میں یہ کہ جاؤں گا تجھکو ہی دلسن بتوگنا

سب دونوں کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے۔۔۔ فریکہ کے علاوہ سب ہی جانتے تھے
کے آج معاذ فریکہ کو پروز کرنے والا ہے۔۔۔ جس کے لیے اسپیشلی تیاری کی
تھی۔۔۔۔

وارنہ کنوارہ مار جاؤں گا۔

یہ زید چھوڑ دے ناتا جوڑ دے رب کا نام لے دامن تھم لے
مان بھی لے تو میرا کہنا ساتھ تیرے نہ مجھکو رہنا

کب ڈولی بارات میں لون کسے تمجھکو میں سمجھو
کیا تم نے یہ سوچ لیا ہے
ہاں میں یہ سوچ لیا ہے۔

یاروں زہر کی پوڑیا لاؤ
یہ پاگل ہے اسے بچاؤ

تیرے بنا مجھکو نہیں جینا
کرنا ایسی خطا کبھی نہ

مجھکو اب یہ زہر ہے پینا سچ میں دل مجھکو نہیں سینا

چھڈ کے دنیا چلا میں چلا

لگتا اسکی جان گئی ری

جب ایک ماحول بن گیا تھا تو باقی سب نے بھی ساتھ دیا گانے میں۔۔۔۔۔ سب کو
بس یہ پتہ تھا کہ معاذ پرپوز کرے گا پر اتنے یونیک طریقے سے کرے گا اس کا
کیسی کو اندازہ نہیں تھا۔۔

اسے کہو میں مان گئی رے
لو میں مان گئی رے

معاذ فریحہ اگے ایک گھوٹنے کے بل بیٹھ کر رنگ اُس کی اُنکلی میں پہنائی۔۔ جس پر سب نے شور مچا کر خوشی کا اظہار کیا۔۔۔۔۔۔

سب نے معاذ اور فریحہ کو مبارک باد دی۔۔۔

حسن نے معاذ کے گلے میں ہاتھ ڈال کر دوستانہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

فریحہ تُم تو بڑی چھوپی رستم نکلیں ----- نبیشتا نے فریحہ کو چھیرا۔۔۔۔۔

فریحہ نے سب کی باتوں سے بچنے کے لئے سب کا دیہان ماہی کی طرف مرکوز کیا۔۔

تیری پلکوں سے ملا دے

تیری پلکوں سے ملا دے

میری پلکوں پر سجادے

کچھ اس طرح میری پلکیں
تیری پلکوں سے ملا دے

تو ہر گھڑی ہر وقت میرے ساتھ رہا
ہاں یہ جسم کبھی دور کبھی پاس رہا ہے

جو بھی غم ہیں یہ تیرے اُنہیں میرا پتہ دے

کچھ اس طرح میری پلکیں
تیری پلکوں سے ملا دے

سُن میری گزارش اسے چہرے سے ہٹا دیے
سُن میری گزارش اسے چہرے سے ہٹا دیے

کچھ اس طرح میری پلکیں
تیری پلکوں سے ملا دے

کچھ اس طرح میری پلکیں
تیری پلکوں سے ملا دے

جب کے شاویز نظر جھکائے بیٹھا تھا ماہی کی نظریں شاویز کو تک رہی تھی شاویز کی آنکھوں میں درد صاف ظاہر ہو رہا تھا جسے دیکھ کر ماہی سے زیادہ بردشت نہیں ہوا جو آنسوؤں وہ اپنے دل پر گرا رہی تھی وہ آنکھوں سے بہنے لگے تھے وہ کسی سے اپنے دل کی بات شیئر نہیں کرنا چاہتی جمبی سب کے بیچ سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

ماہی! ارے اسے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

چھوڑو

آج یہ آنکھیں اس کابل ہی نہیں رہیں گی کہ کیسی کو دیکھ سکو تُم۔۔۔۔
شاویز نے ایک لمحہ ضائع کرے بغیر عارب کو مرزا شروع کر دیا۔۔۔۔ عارب اپنا بچاؤ
کرتا رہا پر شاویز پر تو غصہ سوار تھا جو پڑتا ہی جا رہا تھا۔۔۔۔

خان سر چھوڑے اُسے کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔ خان سر۔۔۔۔
ماہی جو شاویز کے آنے پر گھبرا گئی تھی جب ہوش کی دنیا میں واپس آئی تو شاویز کو
رُکنے لگی اُسے لگ رہا تھا اگر شاویز نہ روکا تو عارب کو کچھ ہو جائے گا جیسے
شاویز عارب کو مار رہا تھا اُس سے یہ ہی اخذ ہو رہا تھا۔۔۔۔

چپ ایک دم چپ اب ایک لفظ اور نہیں سائیڈ پر کھڑی رہو۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 259
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ماہی رونا تو بند کرو ہو گیا جو ہونا تھا۔۔۔۔

فریقہ مجھے خان سر پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے تھا میں اُنھیں مرنا نہیں چاہتی پر

ماہی نے اپنے دل کی بات کر کے ہچکیوں سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

ہاں ماہی تم نے بہت غلط کیا ہے اُنھیں سب کے سامنے ---

اس سے آگے فریحہ بولتے بولتے روک گئی تھی۔۔۔۔

اب میں کیا کرو فریحہ اگر میں اس وقت نہیں کرتی یہ تو وہ نہیں روکتے۔۔۔۔۔

اب میں کیا کرو فریحہ اگر میں اس وقت نہیں کرتی یہ تو وہ نہیں روکتے۔۔۔۔۔

فریحہ کی بات پر ماہی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ ماہی نے بھی سوچ لیا تھا وہ شاویز کو مناکر رہے گی۔۔۔۔۔

رُخصتی کے بعد سب ہی اپنے گھر روانہ ہوئے گے ساری رسمو کے بعد نبیشا کو حسن کے کمرے میں بٹھایا گیا تھا۔۔۔۔۔ بڑے طرز پر مشتمل کمرہ جس کی ہر چیز بے حد نفاست سے رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔ ابھی وہ کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھی کہ دروازے کی آواز پر نظر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

حسن نے نبیسا کا چہرہ اوپر کے جانب کیا اور سوال کیا ----
جی ایک لڑکی کے لیے اس کا شوہر ہی کُل کائنات ہوتا ہے

میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دو گا ----
نبیسا کے جواب پر حسن کی چہرے کی مسکراہٹ مزید گھیری ہوئی ----

میں نہیں چاہتی کہ مجھے دنیا کی ہر خوشی ملے پر جتنی بھی خوشیاں ملے اُس میں
آپ کا ساتھ چاہئے ----

حسن نے نبیسا کی بات پر اثبات میں سر ہلایا اور اپنی جیب سے ایک بوکس نکلا اُس
میں سے ایک برسلٹ نکال کر نبیسا کے ہاتھ کی زینت بنایا ----

کیسا لگا پسند آیا؟ مجھے تمہاری چوائس کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

بہت حسین ہے مجھے اپنی چوائس پسند آئی۔۔۔

نبیسا نے دل سے تعریف کی جس پر حسن نے نبیسا کے ماتھے پر پیار کی مہر ثابت کی۔۔۔۔۔

اپنی سانسوں میں بسا لو مجھ کو
تیری روح میں اترنے کا جی چاہتا ہے

×-----×

-×

احد نے نبیسا کو ہمیشہ کی طرح تنگ کیا۔ جس پر نبیسا نے بس خدا حافظ کر کے کل کٹ کر دی۔۔۔۔۔ کیو کے حسن اُسے بار بار کمرے میں آنے کے لیے کھ رہا تھا۔۔۔۔۔

جی بولے کوئی کام تھا آپکو۔۔۔۔۔

نبیسا کمرے میں آتے ہی حسن سی مخاطب ہوئی۔۔ حسن جو روم کے دروازے کے بچ کھڑا نور سے چائے کی ٹرے لے رہا تھا۔۔۔ چائے لیتے ہی نبیسا کی طرف آیا۔۔۔۔۔

یہ لو تھک گئی ہوگی چائے پی لو ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔۔۔۔ حسن نے ایک چائے کا کپ نبیسا کی طرف بڑھایا۔۔۔ نبیسا نے تو چائے دیکھ کر ہی عجیب سے منہ بناتے ہوئے کپ واپس کر دیا جس پر حسن حیران نہیں ہوا وہ جانتا تھا نبیسا کو چائے نہیں پسند اسی لیے تو اُسے چائے آفر کر تھا تھا۔۔۔۔۔

حسن نے جلدی سے نبیشا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس میں سے چوڑی کہ
کانچ نکلا۔۔

دیہان کہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

حسن نے نبیشا کے ہاتھ پر سے خون کا ننھا قطرہ اپنے رومال سے صاف کرتے پریشانی سے بولا۔۔۔۔۔ جس پر نبیشا کی ہلکی سی مہمناہٹ سنائی دی۔۔۔۔۔

بس تھوڑی سی تو لگی ہے چھوڑے کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔
نروٹھے پن سے بولا گیا۔۔۔۔۔

حسن نے محبت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ استفسار کیا۔۔۔۔۔۔ پر جب کوئی جواب نہ آیا تو ہاتھ پر سے نظرے ہٹا کر نبیशा کے چہرے پر ڈالی تو اُس کی آنکھ میں آنسوں دیکھ کر کُچھ اُلجھا۔۔۔۔۔

سوری میرا مطلب وہ نہیں تھا میں صرف پوچھ رہا ہو رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔

حسن کو لگا کے ڈانٹنے کی وجہ سے رو رہی ہے۔۔۔۔۔

نہیں حسن آپ تو بہت اچھے ہے وہ میں بس
نبیشارون کی وجہ بتانا چہ رہی تمھی پر حسن نے اس اُنکلی کے اشارے سے چُپ
کروا دیا اور اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔ نبیشار کو بھی حسن کے حصار میں آکر سکون

نہیشا جو اپنے کام میں مصروف تھی فوزیہ بیگم کی آواز پر روک گئی۔۔۔

نبیثا نے تحمل سے جواب دیا وہ تو فوزیہ بیگم کو ماں کا رُتبہ دیتی تھی پر فوزیہ بیگم اُسے گھر کا فرد تک نہیں سمجھتی تھی ----- صرف اس لیے کیوں کے حسن نے پسند کی شادی کی تھی ---

جو بھی کرنا ہو میری اجازت کے بغیر نہیں کیا کرو۔۔ حسن میرا بیٹا ہے اُس کی پسند کا کھانا میں خود بنا سکتی ہو۔۔۔ اور یہ مجھے ماما کس حق سے کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔

نیشا چُپ چاپ کھڑی سنتی رہی اور فوزیہ بیگم تن فن کرتی کچن سے باہر کی طرف چلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

نہیشا فوزیہ بیگم کے جاتے ہی آنسوؤں پونچھ کر پھر کھانا پکانے میں مصروف ہو گئی

نبیثا کے چپ رہنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ اُس نے آج تک اپنی سوتیلی ماں کو جواب نہیں دیا تھا تو پھر فوزیہ بیگم کو کیسے دے سکتی تھی شاید نبیثا کی زندگی میں ماں کا سکھ تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔

--X

■■■■■

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 277
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

صغریٰ نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا۔ ماہی اوندھے منہ تکیے پر سر رکھے دُنیا سے بے خبر لیٹی تھی اُس کی ہیزل گرین آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر تکیہ میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

ماہی بی بی کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے ؟
ملازمہ صغریٰ ماہی کی ایسی حالت دیکھ بہت پریشان ہوئی تھی۔۔۔

ماہی کے ایک بار نہ سننے پر ملازمہ صغریٰ ماہی سے دوبارہ مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔
ملازمہ صغریٰ کی آواز پر ماہی نے زارا سا سر اٹھا کر اُن کے جانب دیکھا

۔۔۔۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔ میں ٹھیک نہیں ہو صغریٰ آپا میں نے تو کبھی
 نہیں چاہ تھا کہ یہ سب ہو جائے۔۔۔۔
 ماہی بے ساختہ ہی ملازمہ صغریٰ سے گویا ہوئی۔۔۔۔

بی بی جی کیا ہوا ہے آپ بتائے تو مجھے کیا نہیں چاہا تھا؟ بے چینی سے صغریٰ
 نے ماہی کے سر پر ہاتھ پھیرا بچپن سے ہی ماہی کو ہمیشہ خوش دیکھا تھا۔۔۔ ہنستی
 شرارتی سی ماہی کو اب اس طرح بے سُد پڑا دیکھ کر صغریٰ حیران زدا ہوئی۔۔۔۔،
 کچھ نہیں ڈر گئی نہ آپ۔۔۔۔

ماہی بے خیالی میں نہ جانا کیا بول گئی تھی پر جیسے ہی اُسے محسوس ہوا۔۔۔ ہنستے
 ہوئے صغریٰ سے صاف جھوٹ بول دیا۔۔۔۔ صغریٰ بنا کوئی اور بات سننے کمرے
 سے نکل گئی۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو فریکہ۔۔۔۔۔

اما میں؟

ہاں میں سلون جا رہی ہوں آج کی ایپاؤنٹمنٹ تھی۔۔

فریکہ جو تیار ہو کر معاذ سے ملنے جا رہی تھی نہ جانے کیوں اُس نے پہلی بار یہ بات
سمینہ بیگم سے چھپائی۔۔۔

اب مجھ سے باتیں بھی چھپاؤگی جہاں تک مجھے پتہ ہے تُم سلون سے پرسو ہی ہو
کر آئی ہو۔۔

سمینہ بیگم کی بات سُن کر فریکہ مسکرائی اور شرمندا ہوئی۔۔
(ماں وہ ہستی ہے جو بچوں کی ہر چیز سے واقف ہوتی ہے)

پر ماما آپ لوگ میری زندگی کا سب سے اہم ترین فیصلہ مجھ سے بغیر پوچھے کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

فریحہ کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا چھوٹی چھوٹی باتوں میں اُس کی مرضی پوچھی جاتی تھی پھر رشتہ کر دیا اور اُس کی رائے تک نہیں لی۔۔۔۔۔

محبت کو جتنا بھی چھپا لو وہ نہیں چھپتی۔۔۔

میں سمجھی نہیں ماما۔۔۔

فریحہ نہ سمجھی سے اُنہیں تک رہی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا تمہاری پسند نہ پسند ہر چیز کا علم ہے مجھے تمہاری چوائس کیا ہے اس سے باخوبی واقف ہوں۔۔ معاذ کے لئے پسندیدگی تمہاری آنکھوں سے جھلکتی ہے۔۔ ابھی اتنی

فریقہ جھٹ سے کھڑی ہوئی اور گلاس لگائے۔۔۔

سمینہ بیگم نے خوشی سے فریکہ کو گلے لگایا۔۔ فریکہ خدا حافظ کر کے گھر سے باہر چل دی۔۔۔۔۔ وہ اُنکی اکلوتی اولاد تھی بے حد محبت کرتی تھی فریکہ سے۔۔۔۔۔

$$X \text{-----} X \text{-----} X$$

جی تو آپ بتائے خان سر آپ کو کونسا آئیڈیا صحیح لگا ہے ؟
..... تاکہ ہم آج سے ہی کام شروع کر دیں

خان انڈسٹری کے میٹنگ روم میں نیو پروجیکٹ پر میٹنگ جاری تھی --- سب اپنی اپنی رائے دے رہے تھے شاویز سربراہی کرسی پر بیٹھے ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں میں قلم پکڑے سب کی رائے سن رہا تھا --- اور ساتھ ہی نظریں سامنے اسکرین پر چلنے والی سلائیڈ پر جمع ہوئے تھا ---

خان سر کیا آپ کو پسند نہیں آیا۔ ہمارے پاس مزید اور بھی ایڈیاز ہیں۔ کیا انہیں آپ کے سامنے شو کریں؟؟

میٹنگ روم میں خاموشی طاری تھی۔ شاویز کو خاموش دیکھ کر ایک امپلائی نے دوسرے امپلائی کو آنکھوں سے اشارہ کیا جس پر وہ جھٹ سے کھڑا ہوا اور شاویز

مگر شاید وہاں موجود سبھی شاویز کے حال سے نہ واقف تھے وہ کس قرب و تکلیف سے گزر رہا تھا۔ اس کا اندازہ وہ کسی کو ہونے نہیں دیتا تھا۔۔۔ جب سے ماہی اور اُس کے بچ میں دوریاں آئی تھیں شاویز نے خود کو ایک خول میں بند کر لیا تھا۔۔۔ بظاہر تو وہ میٹنگ میں موجود تھا مگر اُس کا دل و دماغ ماہی کی سوچو میں گم تھا۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 289
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

شاویز نے بھی نظروں کا زاویہ بدلہ تو ماہی کو میننگ روم میں دیکھ کر حیرت سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

خان سمریہ کیسے ورکرز رکھے -----

ماہی آئی تو بڑے جوش سے تھی میٹنگ روم میں مگر وہاں موجود لوگوں کو دیکھ کر اُس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔۔۔ اُس کے برعکس شاویز منجہ کھڑا ماہی کے ایک ایک نقوش کو دیکھ کر اپنے دل میں اُتار رہا تھا۔۔۔

ماہی کی نظر جیسے ہی شاویز پر پڑی تو اُس کی آنکھوں میں نمی سی گل آئی اور جن قدموں سے چل کر آئی تھی انہی قدموں سے میٹنگ روم سے باہر کی طرف چل دی۔۔۔۔

فیصلے ایسے نہیں بدلنے چاہئے۔۔ اور اگر فیصلے درست ہوں تو اُن پر عمل کرنے میں دیر نہیں کرتے۔۔۔۔۔ جو صحیح وقت کا انتظار کرتے ہیں وقت اُنکا انتظار نہیں کرتا۔۔۔۔۔

شاویز کے الفاظ سُن کر ماہی رُک گئی۔۔۔ شاویز سب کو اگنور کرتے ہوئے ماہی کی طرف مرکوز ہوا اُس کا ہاتھ پکڑ کر میٹنگ روم سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ میٹنگ روم میں موجود ہر کسی نے شاویز کے جاتے ہی سرگوشیاں شور کر دی تھی۔۔۔۔۔

ماہی شاویز کے ساتھ گسیٹتی چلی جا رہی تھی۔۔ آج اُس کی ہمت جواب دے گئی تھی بہت سوچنے سمجھنے کے بعد وہ شاویز سے ملنے اُس کے آفس چلی آئی

پر میٹنگ روم میں اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا خان انڈسٹری کے سبھی ورکرز حیران کن تھے شاویز کے تاثرات ایک دم سپاٹ تھے۔۔۔

جیسے آئی ہو ویسے چلی جاؤ۔۔ کیوں میرا وقت ضائع کر رہی ہو۔۔۔ شاویز ماہی کے ساتھ اپنے آفس میں پہنچا۔۔ اور اپنی جیب میں سے سیگریٹ نکال کر جلائی۔ خود کو اطمینان کر کے اپنی نشست پر بیٹھا۔۔

شاویز چھیڑ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور ٹیبل پر رکھی فائل میں مصروف ہو گیا۔۔

مگر میری بات تو سن
التماء کی گئی۔۔۔

آئی سید گٹ آؤٹ-----

I said get out

شاویز نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو ٹیبل پر چھٹکا اور تیز آواز سے دھاڑا۔۔۔۔۔

ماہی جو شاویز کے نزدیک آرہی تھی اُس کے قدم وہیں ٹھہر گئے سارے ورکرز اس منظر کو دیکھ رہے تھے

سمجھتے کیا ہیں آپ اپنے آپ کو خود ہی کسی کے قریب آئنگے دل میں جگہ بنائے
گے اور خود ہی دور ہو جائیگے اب مجھے پتہ چل گیا ہے آپ مجھے بچپن سے پسند
نہیں کرتے تھے بلکہ نفرت کرتے تھے مجھ سے اور اُسی کا بدلہ لیا ہے آپ نے

ماہی شاویز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے دل کی بھر اس نکال رہی تھی۔۔۔ شاویز ضبط کئے موٹھیاں بھیج کر کھڑا تھا۔۔۔

شاویز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جسے دیکھ کر ماہی کے تن بدن میں اور آگ لگ گئی تھی۔۔ شاویز جانتا تھا کہ وہ ماہی کو ہرٹ کر رہا ہے پر ابھی یہ کرنا ضروری تھا۔۔۔۔۔

اُس دن تو غلطی سے آپکو تھپڑ مارتا تھا جس کے لیے معافی مانگنے آئی تھی مگر آج آپ نے میرے دل کو ٹھیس پہنچائی ہے۔۔۔۔۔ شاویز سرے سے ہی ماہی کو اگنور کر رہا تھا۔۔ جیسے کوئی موجود ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

ماہی کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور ایک زور دار تمپھڑ شاویز کے گال پر مر دیا۔۔۔۔۔
 شاویز کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں۔۔۔ وہ اس عمل کے لئے تیار ہی نہیں تھا
 شاویز کو یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا کہ ماہی نے اتنی جرات کی۔۔۔۔۔

ماہی کے آنکھ سے نکلنے والے آنسو دیکھ کر شاویز کے دل میں تکلیف ہو رہی
 تھی۔۔۔۔۔ ماہی ایک سیکنڈ نہ روکی۔۔ تیز رفتار سے باہر کی جانب چلتی چلی گی
 ۔۔ سارے ورکرز جانجی نظروں سے خان سر کے آفس سے نکلنے والی لڑکی کو دیکھ
 رہے تھے۔۔۔۔۔

آج تک شاویز نے کبھی کسی لڑکی سے ایسے بات نہ کی تھی پھر یہ کون لڑکی تھی جو
 طوفان کی طرح آئی اور اُن کے سر کو تمپھڑ رسید کر کے چلی گئی۔۔۔ سب کے ذہین
 میں اس طرح کے خیالات گردش کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اتنی زلت اور اتنی توہین کے بعد ماہی کو سانس لینا محال لگ رہا تھا وہ کرنے کیا آئی
تھی اور ہو کیا گیا تھا خان انڈسٹری سے باہر نکلتے ہی ماہی کھلی فضا میں تیز تیز
سانس لے رہی تھی -- وہ ٹوٹ گئی تھی دل میں ٹیس اُٹھ رہی تھی --
نہیں میں ہار نہیں مان سکتی ---
یہ جملہ وہ بار بار منہ میں بول رہی تھی ----

شاویز ماہی کی حالت کو مدے نظر رکھ کر ماہی کے پیچھے بھاگا تھا -- جبکہ عزت کی
توہین اُس کی بھی ہوئی تھی پر ابھی ماہی کے ساتھ ہونا ضروری تھا ----
پلواشہ بات سنو ---

شاویز ماہی کو پارکنگ ایریا میں کھڑے دیکھ کر اُس کے پاس آیا مگر ماہی بات سونے بغیر گاڑی میں بیٹھ گئی اور کار کے شیشے بند کیے۔۔

اطمینان سے بات کرتے ہیں میں گھر چھوڑ دیتا ہو۔۔۔

سنو۔۔۔

شاویز ماہی سے کہتا رہ گیا مگر وہ کار اسٹارٹ کر کے چلی گئی آنسوؤں تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ شاویز بھی وقت کو ہاتھوں سے جاتا دیکھ کر اپنی نظروں سے اوجھل ہوتی ماہی کی گاڑی کو جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ماہی اب تمہاری غلطی بھی تو بڑی ہے۔۔۔ تُم کو شش کرو دوبارہ وہ دیکھنا مان جائے گے تُم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔

ڈرائیو کرتے وقت ماہی کے ذہین میں فریجہ کی کہیں گئی بات چل رہی تھی



وہاں بزرگوں کو دیکھ کر اُسے خوشی ملتی تھی ہر کوئی اُسے اچھے سے پہچانتا تھا
سارے بزرگ اُسے اپنے والدین لگتے تھے ---

- وہاں جا کر اُن سے باتیں کرتا اُن لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتا تھا۔۔۔۔۔
وہاں موجود لوگوں میں سے ایک خاتون ایسی تھی جن سے شاویز کو لگاؤ زیادہ تھا

آج تو تیرے چہرے پر بیزاری چھائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔
شاویز کے چہرے کو دیکھ کر وہ خاتون یہ ہی اخذ کر پائیں۔۔۔۔۔

اماں میں اتنی دعا مانگتا ہو پر میری دعا قبول نہیں ہوتی میں اُس کے ساتھ ایسا
نہیں کرنا چاہتا پر اُس کے دکھ کا سبب بنتا ہوں۔۔
شاویز ہمیشہ ہی اُن سے بے جھجھک بات کر لیتا تھا آج بھی اُن سے اپنی اُلجھن
بیان کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تو فاطمہ بیگم کا ایک ہی جواب ملتا جو سارے سوالوں کا جواب ہوتا۔۔

یہ الفاظ اُن کے شاویز کے لیئے ہوتے تھے شاویز کو ہی اپنا اصل بیٹا مانتی تھی۔۔

بیٹا تو دعا تو مانگتا ہے پر عمل نہیں کرتا۔۔۔۔۔
فاطمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے شاویز سے کہا۔۔۔۔۔

شاویز نے استفسار کیا۔۔۔۔۔

بیٹا اللہ فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بیشک پر اُس کے احکامات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔۔۔

آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے دل دس چیزوں کی وجہ مردہ ہو چکے ہیں اس لئے تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوتیں

۱ تم اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہو، مگر اس کا حق ادا نہیں کرتے
۲ تم قرآن پاک پڑھتے ہو، مگر اس پر عمل نہیں کرتے

۳ تم شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کرتے ہو، مگر پھر بھی اسے دوست بنائے ہوئے ہو

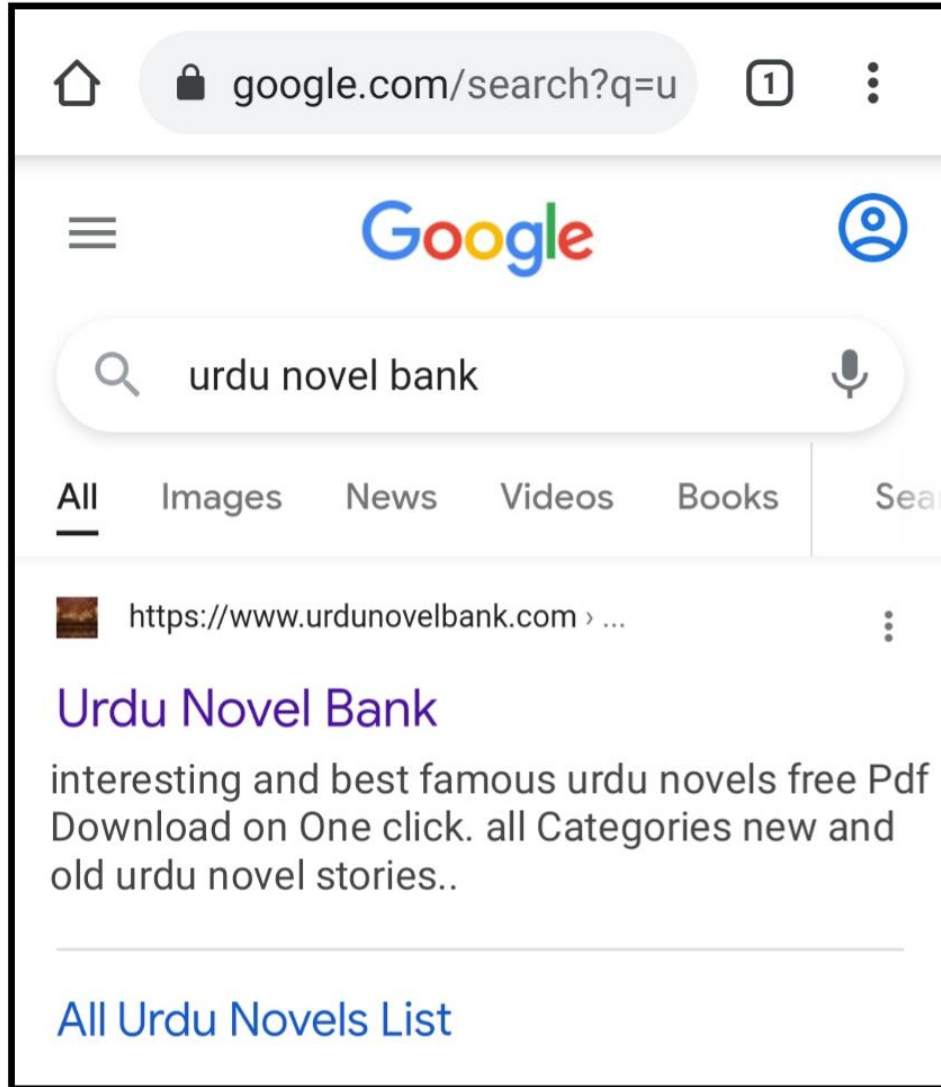
۴ تم محبت رسول کا دعویٰ کرتے ہو، مگر اس کی سنتوں نہیں اپناتے
۵ تم جنت میں جانے کا شوق رکھتے ہو، مگر اس کے لئے نیک اعمال نہیں کرتے
۶ تم دوزخ سے ڈرنے کا دعویٰ کرتے ہو، مگر گناہوں سے پرہیز نہیں کرتے

فاطمہ بیگم بولتے جا رہی تھی اور شاویز اُن کی بات سُن رہا تھا واقعی ہم لوگ صرف داعویٰ کرتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے -----



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

بیٹا جب ہم ان احکامات پر عمل نہیں کرتے ہیں تو۔ پھر کس بات کا شکوہ اللہ سے کرتے ہیں۔۔۔

فاطمہ بیگم زرا دیر بولتے بولتے روکی۔۔

اللہ ہمیں تین وقت کی روٹی دیتا ہے ہماری خواہش پوری کرتا ہے۔۔ تو ہمیں بھی صرف دعوے نہیں کرنے چاہیئے اُس پاک ذات کا شکرا ادا کرنا چاہیئے اُس کی عبادت کرنی چاہیئے۔۔۔۔

شاویز نے فاطمہ بیگم کی بات سُن کر اثبات میں سر ہلایا

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے کہ صبر کرو گے تو اُس کا اجر ملے گا۔۔ بیٹا جب عرش والے پر یقین ہو تو فرش والوں کی باتوں پر دل چھوٹا نہیں کرتے۔۔۔

ماہی خان انڈسٹری سے سیدھا گھر آئی تھی۔۔۔ دل ٹوٹنے کی تکلیف کا احساس آج اُسے ہوا تھا۔۔۔ اپنے کمرے میں آکر چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔۔۔ کافی وقت تک اپنے دل کا غبار آنسوؤں کے ذریعے نکال کر آنکھیں موند لی تھی۔۔۔

دن کی سوئی رات دس بجے ماہی کی آنکھ کھلی دل گرفتہ سی اُٹھ کر بیٹھی اور بیڈ کے سرہانے سے ٹیک لگایا

رو رو کر ماہی کو آنکھوں میں جلن سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ آنکھیں بند کر کے ایک سکون کی سانس لی۔۔۔ سیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا فریج کی کافی مسکالز آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

ماہی کہا تھی تُم کتنی کالز کی ہیں میں نے۔۔۔

— — — —

کیا خبر چل رہی ہے اور خبروں سے میرا کیا تعلق ہے؟ ---
ماہی نے استفسار کیا جبکہ خان سر کا سُن کر اُسے حیرانگی ہوئی۔ ---

تمھارا ہی تو تعلق ہے خان انڈسٹری میں ایک کمسن لڑکی نے خان سر کو تمھڑا مارا۔۔
اور سوشل میڈیا پر تو ویڈیو وائرل ہو گئی جس کے کیپشن میں لکھا ہے یہ لڑکی خان
سر کی گرل فرینڈ ہے اور نہ جانے کیا کیا چل رہا ہے ---

فریحہ نے ساری باتیں ایک ہی رفتار میں ماہی سے کہہ ڈالیں اور آخر میں اُسے گھور
کے دیکھا۔۔۔۔

ادھر

ادا ہو رہے تھے ساتھ ہی دل کے جانب اشارہ کیا۔۔۔

فریحہ کی آنکھوں میں بھی نمی سی گل آئی تھی ---



بارش ہونے کی وجہ سے موسم خوشگوار تھا خان ولا میں سارے لوگ لون میں بیٹھے
گپ شب لگا رہے تھے اور چائے کا لطف اٹھا رہے تھے کبیر کو آئے کافی وقت
ہو گیا تھا اُسے کچھ ہی لمحوں بعد اپنے کام کی طرف روانہ ہونا تھا ----

چلو بھئی تم لوگ انجوائے کرو میرے تو جانے کا وقت ہو رہا ہے زرنش میرا بیگ لا
”

کبیر نے چائے ختم کرتے ہی زرنش سے کہا کبیر کی بات سنتے ہی زرنش کمرے کی
طرف چل دی ---

کبیر شاویز سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

کبیر کہتے ساتھ کمرے کی طرف مرکوز ہوا۔۔۔۔

مُجھے اندازا تھا یہاں بیٹھ کر رونے کا فرضیہ انجام دیا جا رہا ہو گا۔۔
کبیر جب کمرے میں پہنچا تو زرنش بیڈ پر بیٹھے رو رہی تھی

آپ کیو آگئے میں آرہی تھی نہ۔۔
کبیر کے آتے ہی اُس نے آنسو روکنے کی ناکام کوشش کی

مُجھے تو آنا ہی تھا تمہیں اس لیے تو بیگ لینے بھیجا تھا۔۔
میں اپنی اتنی پیاری سی وائف سے ملے بغیر چلا جاتا۔۔۔۔۔
کبیر نے زرنش کے آنسو اپنی انگلیوں سے صاف کیے اور اُس کے ساتھ بیٹھا۔۔۔

وقت کتنی جلدی گزر گیا کچھ پتہ نہیں چلا۔۔۔
زرنش نے کبیر کے بکھرے بال ٹھیک کرتے ہوا کہا۔۔۔

اب تُم ایسے روگی تو میں جاؤ گا کیسے اور اب تو میں جہاں پوسٹنگ ہوگی وہاں تُم
دونوں کو ساتھ لے جانے کی بھرپور کوشش کرو گا۔۔۔
کبیر نے زرنش کو سمجھایا۔۔۔

چلے آپکو دیر ہو رہی ہے --
 زرنش نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی ---

روکو تو! جب میں جا رہا ہوتا ہوں تو تُم روکتی ہو اب روکا ہوا ہو تو جانے کہ کہہ رہی ہو
کبیر نے زرنش کا ہاتھ پکڑ کر روکا اور واپس اپنے ساتھ بیٹھایا۔۔۔۔ اور اُس کے گلے
میں پڑی چین کو اُتارا۔۔ زرنش کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

اب یہ چین تو میری ہوئی اس لیے اسے میں رکھ لیتا ہو
کبیر نے چین اُتار کر اپنے پاس رکھ لی
ایسے کیا دیکھ رہی ہو چلو اب چلے مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔
کبیر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

آپ کچھ بھول رہے ہیں۔۔۔
شکایت کی گئی۔۔۔

تم یاد دلاؤ۔۔۔
کبیر نے انیرو اچکائی۔۔۔

کبیر نے زرنش کے ماتھے پر پیار کی مہر ثابت کی اور دونوں ساتھ ہی کمرے سے روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

ابھی سب لوگ کبیر کو سی آف کر کے آئے تھے بار بار شاویز کے پاس معاذ کی کالز آرہی تھی جیسے وہ اگنور کر رہا تھا شاویز نے اجز آکر کال اٹینڈ کی ---

کیا معاذ! نہیں مجھے تو کوئی اطلاع نہیں ہے۔۔۔

شاویز نے یاس سے کال کٹ کی اور ٹی وی آن کیا۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 326
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

یہ نام پڑھ کر اُسے سب کا اور شاویز کا پلواشہ کہنا یاد آیا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو ماما بہت غصہ کرے گی میری کلپ مجھے واپس دو۔۔۔۔۔
بچی نے ٹوٹتے ہوئے کلپ لینا چاہی۔۔۔۔۔

مجھے یہ پسند ہے میں اسے اپنے پاس رکھو گا تم میرے لیے مامی سے دانٹ نہیں
سن سکتی؟

بچے کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے اور ساتھ ہی استفسار کیا۔۔۔۔۔
پر یہ لڑکیوں کی ہوتی ہے۔۔۔

اوہو مجھے پتہ ہے۔۔

بچے بچی کے سر پر چٹ لگائی۔۔۔۔۔

رکھ لو میں ماما سے دانٹ سُن لو گی۔۔۔۔

بچے جب کلپ واپس دینا لگا تو بچی نے کلپ اُسے دے دی اور فلائنگ کس دے کر ہمیشہ کی طرح دوڑ لگا دی دونوں کی ہنسنے کی آواز پورے گھر میں گونج اٹھی تھی۔۔۔

ماہی نے جب ڈائری کو مزید پڑھا تو اگلے صفحے پر چھوٹی سی کلپ پیج پر چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔

کلپ کو دیکھ کر اُسے ماضی کی کچھ حسین پل یاد آئے آنسوؤں موتیوں کے مانند ڈائری کے پیج پر گرنے لگے سر میں تیس سی اٹھنے لگی۔۔

جھٹ سے ڈائری دل گرفتہ ہو کر بند کردی وہ بہت استحق سے ڈائری میں مرکوز تھی
 --- پر کچھ پرانی یادیں انسان کو بہت تکلیف دیتی ہیں ---

ڈائری کو واپس احتیاط سے الماری میں رکھ کر ڈیسنگ کے پاس آئی اور دراز سے پین
 کلر نکالی --

پین کلر لیکر بید پر بیٹھی اور سیڈ ٹیبل سے پانی گلاس میں ڈال کر پین کلر کھائی
 آرام کرنے کی غرض سے بید پر لیٹ گی نیند تو آنکھوں سے کوسو دور تھی-----



شاویز کو جب سے اسکی نڈل کی خبر ملی تھی جب سے کسی نہ کسی کی کال آرہی تھی
 پریشانی کی حالت میں اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آگے کیا کرے شاویز نے

خان ولا بلایا تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں شاویز کے کمرے میں موجودہ تھے گھر میں سب ہی پریشان تھے
سب کو اندازہ تھا کہ اس اسکیمنڈل سے خان انڈسٹری کو نقصان پہنچے گا۔۔۔ پر شاویز
کو صرف ماہی کی فکر کھائی جا رہی تھی اُس کے نام کے ساتھ ساتھ ماہی کا نام بھی
آ رہا تھا۔۔۔۔

شاویز ابھی یہ سوچنے کا وقت نہیں ہے کہ کس نے ویڈیو وائرل کی۔۔۔
ابھی تمہیں میڈیا پر آنا ہو گا اور سب کلیئر کرنا ہو گا بعد میں دیکھے گے کہ کون ہے
ایسا جو خان انڈسٹری کو برباد کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔

چالو ٹھیک تُم پریشان نہ ہو کوئی نہ کوئی حل نکالتے ہیں ابھی میں چلتا ہو پر تُم
خان انڈسٹری کل نہیں جانا

حماد میں کل خان انڈسٹری جاؤ گا سب کلیئر کرو گا گھر پر نہیں بیٹھ سکتا۔۔

حماد شاویز سے بغلگیرا ہوا اور خدا حافظ کر کے اپنے گھر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔

اگلے دن سورج بادلوں کی آڑ میں چھپا ہوا تھا وقف وقف سے بارش جاری تھی صبح کے مناظر ویسے تو خوبصورت ہی ہوتے ہیں پر آج موسم خوشگوار تھا

بارش اتنی تیز رفتار میں ہو رہی تھی کے صغریٰ کو لان میں پانچ منٹ کھڑا ہونا محال لگ رہا تھا جبکہ ماہی پچھلے آدھے گھنٹے سے بارش میں بھیک رہی تھی۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ابھی نکلتی ہو۔۔۔

سوچ لو ابھی بھی جو ٹم کرنے جا رہی ہو اُس کے لیے تیار تو ہونا۔۔۔۔
نبیشا نے ماہی کو سوچنے کے لیے کہا۔۔۔

نہیں اب سوچنا نہیں ہے بس کرنے کا وقت ہے تمہارا شکریہ ٹم نے مجھے اطلاع دی ٹائم نہیں ہے ابھی میں نکلتی ہو۔۔۔

ماہی نے کال کٹ کی اور تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے کے جانب بڑی۔۔۔۔



آپ سب کے سوالوں کا جواب میں دو گنا تحمل سے کام لیجئے۔۔۔۔۔
شاویز نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو خاموش کروایا۔۔۔

میرا اُس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں ہے ایک غلط فہمی کی بدولت اُس دن سب ہوا

اور ----

شاویز مہبود سہ کھڑا چہرے کے تاثرات سکت تھے ---

اور میں بتاتا ہوں آپ لوگوں کو اس کے بارے میں ---

ابھی شاویز بول ہی رہا تھا کہ سامنے سے آنے والی آواز پر روکا سارے میڈیا کے نمائندوں نے کیمرا اُس نفوس کی جانب متوجہ کیا شاویز کے ساتھ ساتھ حماد، حسن اور معاذ بھی حیرت زدہ تھے۔۔۔۔۔

خان سر کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں اسی لیے اُس دن وہ لڑکی آپکو تھپڑ مار کر گئی تھی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 339
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ایس پی صاحب نے آگے بڑھ کر شاویز کے کان میں سرگوشی کی ۔

آپ کہاں جا رہے ہیں اُسے اریسٹ نہیں کر رہے؟ ----
ایس پی صاحب کو جاتا دیکھ زمان صاحب نے استفسار کیا

دیکھئے زمان صاحب میں جانتا ہوں آپ کی کہی ہوئی بات خان سر نے قبول کی ہے
مگر وہ بہت بڑے برنس مین ہیں ہم انہیں ہتکڑی پہنا کر نہیں لے جا سکتے

چلیں خان سر۔۔

نور اگر دلوں میں فرق آجائے تو دلیلیں، منتیں اور فلسفے بے کار جاتے ہے۔۔۔ اور ہمارے دل تو کبھی ملے ہی نہیں پھر بھی میں نے یہ تینوں باتیں آزما کر دیکھیں ہیں۔

نبیسا نے افسردگی سے کہا اور پھر اپنے کام کی جانب مو توجہ ہوئی۔۔۔

بھابھی ایک اور کوشش کرنے میں کیا حرج ہے آپ مس کرتی ہوا نکل آئی۔۔۔ نور نے نبیسا کے گرد بازوؤں حائل کیے۔۔۔ نبیسا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

میں جانتی ہوں نور تمہیں میری فکر ہے مگر سوچ اچھی ہونی چاہئے کیوں کہ نظر کا علاج ممکن ہے لیکن نظریہ کا نہیں انہوں نے مجھے شروع سے سوتیلا سمجھا ہے۔

نہیشا اپنا کام چھوڑ کر نور کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی۔

نور تمھیں پتہ ہے دریا اور سمندر میں کیا فرق ہوتا ہے؟

نہیں بھابھی۔۔۔

سمندر بڑا ہوتا ہے مگر کھارا ہوتا ہے اور دریا چھوٹا ہوتا ہے مگر میٹھا ہوتا ہے لیکن دریا کبھی بھی سمندر نہیں بننا نہیں چاہے گا کیوں کہ ایسے تو وہ کھارا ہو جائے گا اور کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔۔۔

ایسے ہی میں بھی اُن سے مقابلہ کرنے کے چکر میں اُن کی طرح نہیں بننا چاہوں گی

نبیسا نور کے گال تھپتھپا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔



خان سرآپ ہمارے ساتھ اندر چلیں اور آپ سب باہر روکیں ہمیں ان سے کچھ اہم سوال کرنے ہیں ۔

پولیس اہکار کی بات سنتے شاویز اندر کی جانب بڑھا اور باقی تینوں اُس کے انتظار میں باہر روک گئے۔۔۔۔۔

■■■■

ماہی اور فریکہ خان انڈسٹری گئے تھی پر وہاں سے پتا چلا کہ شاویز پولیس اسٹیشن میں ہے تو یہاں چلی آئی پر اب میڈیا کو دیکھ کر فریکہ نے تاسف سے بولا۔۔

نہیں فریکہ خان سر کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتے جس کام کے لئے آئے ہیں وہ تو کر کے ہی جائے گے چلو۔۔۔

ماہی نے فریکہ کی ہمت بندھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے واپس چلتے ہیں۔۔

فریکہ کے اسرار پر ماہی واپس جائے کے لئے موڑ ہی رہی تھی کہ سامنے سے شاویز کو آتا دیکھا ماہی کے قدم وہی مہر گئے فریکہ سے ہاتھ چوڑاتی میڈیا کے سامنے چلی گئی۔۔۔

فریکہ نے تاسف سے سر جھڑکا اور ماہی کے عقاب میں چلی۔۔

ارے دیکھو یہ وہی لڑکی ہے -

ماہی کو دیکھ کر ساری میڈیا اُس کی جانب مرکوز ہوئی

اور سوالوں کو انبار لگا دیئے ---

ماہی اتنے لوگوں میں کھڑی تھی پر اُس کی نظرے شاویز کے چہرے پر اطراف کر رہی تھی اُس کا دل شدت سے رونے کو تھا آنکھوں میں نمی سی گل گئی تھی --

ماہی اب کچھ بولو خان سر کو بعد میں دیکھ لینا --

فریحہ کے ہلانے پر ماہی نے اپنی نظرے شاویز سے بتائی

اپنے اندر ہمت جمع کر کے بولنا شروع کیا ----

کیا آپ ہمیں بتائیں گی کے واقعی خان سر نے آپکو اغوا کیا ؟

ماہی کے جواب پر شاویز کا مستقل، عزت سب داؤ پر لگا تھا۔۔۔

نہیں۔۔

ایک لفظی جواب دیا۔۔ ماہی نے شاویز کو ایک نظر دیکھا۔۔

ماہی کا جواب سُن کر میڈیا کے نمائندے حیران ہوئے حماد نے سکون بھاری سانس لی۔۔۔

پھر اُس دن آپ خان سر کے آفس میں کیا کرنے گئی تھی ؟

کیا آپ دونوں رلشن میں ہیں ؟

اس سوال پر ماہی اٹک سی گئی لرزتی پلکوں کو اٹھا کر ماہی نے شاویز پر نظر ڈالی اتنے لوگ پولیس اہلکار اور میڈیا ماہی کنفیوز ہوئی۔۔۔

جی ہاں ہم ریلیشن میں ہیں۔۔

سب کے چہروں کے تاثرات بدل گئے تھے ماہی نے ہمت باندھ کر یہ آخری مرحلہ
 بھی پار کر لیا دل کی سُن لی تھی -----

اور بہت جلد شادی کرنے والے ہیں

کچھ ذاتی مسئلے تھے اور غلط فہمی ہو گئی تھی خان سر بے گناہ ہیں۔۔۔

ماہی ذرا دیر ٹھہر کر یقدم بولی ماہی کے الفاظ اور لہجہ مضبوط تھا جیسے اُسے رتی برابر بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔

آپکا کہنا کا مطلب ہے آپ کے والد خان سر پر الزام لگا رہے ہیں؟
اس کی کیا وجہ ہو سکتی؟

ماہی کے اطراف محبت پر شاویز کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے۔۔۔ پر میڈیا کے نمائندوں کے سوال سن کر شاویز ماہی کی طرف چل دیا۔

آپ لوگوں کو آپ کے سوالوں کے جواب مل گئے ہیں باقی معاملہ ذاتی ہے جس نے بھی یہ ویڈیو چوری کی وہ جلد آپ لوگوں کے سامنے ہو گا۔۔۔

شاویز نے ماہی کے جانب آکر اُس کی کلائی تھام لی تھی ماہی کو اپنے پیچھے کر کے
خود اُس کے ڈیفینس میں بولا۔۔۔۔۔

شاویز نے اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے بات کی اور جہم غفیر سے ماہی کو لے کر نکلا۔۔۔۔۔

میڈیا کو پولیس فورس نے روک رکھا تھا شاوینز جب گاڑی تک پوچھنا اُس کے پیچھے
حماد، معاذ، فریحہ، حسن بھی چلے آئے ایس پی صاحب نے شاوینز سے معذرت کی

شاویز ایس پی صاحب سے بغل گیر ا ہوا اور سب گاڑی میں بیٹھے۔۔

شاویز ماہی اور حماد ایک گاڑی میں روانہ ہوئے جبکہ فریحہ معاذ اور حسن دوسری گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

کیا ضرورت تھی یہاں آنے کی اور میڈیا کو غلط فہمی میں ڈالنے کی۔۔۔۔۔
پورا راستہ خاموشی میں طے ہوا گاڑی جب زمان ہاؤس کے باہر روکی تو ماہی کے ساتھ شاویز بھی گاڑی سے اُترا۔۔۔۔۔

ضرورت تھی جب ہم دونوں ایک ہی منزل کے مسافر ہیں تو ساتھ چلنے میں کیا حرج ہے آپ نے کہا تھا آپ میرا زندگی بھر انتظار کریں گے تو آپ کا انتظار ختم ہوا۔۔۔۔

ماہی نے شاویز کے روبرو کھڑے ہو کر کمر سخت لہجے میں کہا ماہی اپنی بات مکمل کر کے واک آؤٹ کر گئی۔



اب جب ماہی بھی خان سر کو پسند کر رہی ہے تو پھر کیوں خان سر اُس سے
دوریاں بڑھا رہے ہیں ---

فریکہ اور معاذ حسن کے گھر آگئے تھے بہت دن سے نبیثا سے ملاقات نہیں ہوئی
تھی -- فریکہ نے استفسار کیا--

مجھے تو لگتا ہے شاویز جان بوجھ کر ماہی سے دور ہوا ہے ---
حسن نے اپنا تجربہ عیاں کیا--

ویڈیو وائرل ہونا مجھے یقین ہے زمان انکل کی سازش ہے-----

حسن کی بات پر نبیسا نے اثبات میں سر ہلایا اور مسکرا کر حسن کو تکتے لگی جبھی معاذ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

دیکھو معاذ میری بیوی پر الزام نہیں لگاؤ بہت معصوم ہیں۔۔۔۔۔
حسن نے وارن کیا۔۔۔۔۔

آج بہت اچھی لگ رہی ہو یہ رنگ تُم پر بہت خوبصورت لگتا ہے۔۔۔
حسن نے نبیسا کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ جو پاس بیٹھے معاذ نے سُن لی۔۔۔۔۔

چلو بھی ہم چلتے ہیں تُم لوگ تو ہم معصوموں کا بھی لحاظ نہیں کر رہے بھائی
کمرے میں جا کر تعریف کر لیتے۔۔۔۔۔
معاذ یقدم اٹھ کھڑا ہوا اور بھرپور ایکٹنگ کی۔۔۔۔۔

تمہیں اس دن کے لئے پال پوس کر بڑا کیا تھا کہ ہماری عزت خراب کرو۔۔۔۔۔
 ماہی نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا زمان صاحب ماہی پر گرج پڑے ماہی نے
 اُنھیں اگنور کرتے ہوئے آگے کے جانب قدم بڑھائے۔۔

اور شاویز کو تو کنارے لگاؤں گاپتا نہیں کیا کیا تمہارے دماغ میں بھر دیا ہے ---
 زمان صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا ماہی کے قدم وہیں ٹھر گئے ---

ایک بات میری بھی آپ یاد رکھے اگر خان سر کو زارا بھی نقصان پہنچا تو یہ آپ کے
لے بہتر نہیں ہوگا

آج مجھے شرم آرہی ہے آپکو بابا کہتے ہوئے ---

اور کتنا گرے گے آپ مجھے میرے ماں باپ سے دور کر دیا صرف اپنی خواہش کے
خاطر اپنے بھائی کو آگ میں جھوک آئے کتنے خود غرض ہیں آپ ----
ماہی بولتے بولتے روکی اور زمان صاحب کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی ----

زمان صاحب نے ماہی سے کبھی اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی ماہی پہلے
زمان صاحب کے غصے سے ڈر گئی تھی مگر پھر ہمت کر کے حق کے لئے آواز
اٹھائی ۔

- زمان صاحب کے جاتے ہی ملازمہ صغریٰ ماہی کے پاس آئیں تھیں شائستہ بیگم
بھی ماہی کو چپ کر رہی تھیں ۔۔ پر آج وہ بکھر سی گئی تھی ۔۔۔۔۔

ماہی بی بی یہ لے پانی پے ۔۔
ملازمہ صغریٰ نے ماہی کو پانی کا گلاس تھمایا جیسے ماہی نے تھام کر ایک ہی سانس
میں پی ڈالا ۔۔۔۔۔

بیٹا ادھر آو مان لو اپنے بابا کی بات کیوں ضد بنا رہی ہو۔۔۔۔۔
 شائستہ بیگم نے ہاتھ کے اشارے سے ماہی کو اپنے پاس بلایا۔۔ شائستہ بیگم کی
 طبیعت پہلے سے بہتر تھی مگر چلنے پھرنے میں مسئلہ ہوتا تھا اسی وجہ سے وہ
 اپنے کمرے تک محدود ہو کر رہ گئی تھیں

صغریٰ آپا مجھے اور پانی دیں ٹھنڈا پانی دیں میرے دل میں لگی آگ اس پانی سے
 نہیں بجھے گی۔۔۔۔۔

ماہی شائستہ بیگم کو اگنور کر رہی تھی وہ ماہی کی سگی ماں نہیں تھیں پھر بھی
 اُنہوں نے ماہی کو بے حد محبت سے پالا تھا ماہی کا ایسا کرنا اُنکا دل چیر رہا تھا۔

ماہی بی بی خود کو سمجھالے۔۔۔۔۔
 صغریٰ ماہی کے قریب آکر اُس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔۔۔۔۔

ماہی اُٹھ کھڑی ہوئی شائستہ بیگم کے قریب آکر بیٹھ کر اُنکے ہاتھوں کو مضبوطی پکڑ کر استفسار کرنے لگی ماہی بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔

ماہی کو روتا دیکھ کر شائستہ بیگم اور صغریٰ کا آنکھیں بھی بھر آئی۔ ماہی کا دکھ بہت بڑا تھا اُس کا سب کچھ چھین گیا تھا۔۔۔

بیٹا ایسا نہ کہو میں ہو نہ تمہاری ماما۔۔۔
ماہی نے روتے روتے اپنا سر شائستہ بیگم کی آغوش میں رکھ دیا۔۔۔۔۔

میری بات مان لو بیٹا جہاں تمہارے بابا کہہ رہے ہیں شادی کر لو۔۔۔۔

لے

بھلا اچھی لگتی بیٹی سے معافی مانگتے ہوئے۔۔۔۔۔

ماہی نے شائستہ بیگم کے آنسوؤں صاف کیے اور اُنھیں گلے لگا لیا۔۔۔

ماما میری بات مان لینے سے خان سر کو کچھ نہیں ہوگا؟

ماہی نے استفسار کیا جیسے وہ یقین کرنا چاہ رہی ہو جس پر شائستہ بیگم نے اثبات

میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اب آرام کرو بیٹا تم۔۔۔

شائستہ بیگم نے ماہی کو جانے کے لیے کہا۔۔۔۔

اما آج میں یہاں لیٹ جاؤ بہت راتوں سے سوئی نہیں ہو مجھے سکون چاہیے۔۔۔۔
ماہی نے آنکھوں کے آنسو صاف کیے اور اُمید بھری نظروں سے اُنھیں تکنے لگی۔۔۔۔

شائستہ بیگم نے مسکراتے ہوئے ماہی کو اپنی اغوش میں لئے لیا اور اُس کے سر میں اُنگلیاں چلانے لگی تھوڑی ہی دیر میں ماہی نیند کی وادیوں میں چلی گئی

نہ جائے کتنے وقت سے وہ پریشان تھی پر شائستہ بیگم کی طبیعت کو مدِ نظر رکھ کر اُنھیں کبھی اپنی تکلیف سے اگا نہیں کیا پر ماہی کو ماں کی شفقت بھر لمحس محسوس

شاویز اور حماد ساتھ ساحل سمندر پر موجود تھے ٹھنڈی ہوائیں لہروں کا شور چاند کی روشنی ماحول میں چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

اوہ بھائی یہ پلواشہ کب سے بھا بھی ہو گئی۔۔۔

شاویز نے اٹیرو اچکائی۔۔۔۔

بھئی اب وہ مان گئی ہیں تو میری بھا بھی ہی ہو گی۔۔۔۔

حماد نے اطمینان سے شاویز کو لوجک دی شاویز کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔

دے دے بھئی۔۔۔۔

حماد نے ہاتھ اشارے کے شاویز سے سگریٹ مانگی۔۔۔۔

یہ لو پکڑو ویسے یہ سگریٹ مانگنے کی عادت نہیں جائیگی تمہاری۔۔۔

شاویز دو سگریٹ نکلی ایک حماد کو دے کر دوسری سگریٹ لائٹر سے جلائی۔۔۔۔۔

یہ دیکھو ہے میرے پاس پر تم سے مانگ کر سگریٹ پینے کا مزا ہی الگ ہے۔۔۔۔۔

حماد نے اپنے پاکٹ سے سگریٹ نکال کر دیکھائی اور ساتھ ہی شاویز کے ہاتھ سے لائٹر چھینا۔۔۔۔۔

حماد دے دو بتا رہا ہوں میں ابھی لیا ہے۔۔۔۔۔

لاٹر لے کر حماد نے ہمیشہ کی طرح دوڑ لگا دی شاویز جب بھی کوئی نیا لاٹر لیتا تھا
حماد اُس سے چھین کر رکھ لیتا تھا

ہمت ہے تو لے لو آکر۔۔۔۔۔



دن تیز رفتار سے گزرتے جا رہے تھے شاویز اور حماد ویڈیو وائرل کرنے والے شخص کی تلاش میں رات دن ایک کر دیئے تھے مگر کوئی ثبوت ہاتھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

شاویز کی بات ماہی سے پچھلے دو ہفتوں سے نہیں ہوئی تھی پر شاویز نے بھی ماہی کو اُسکے حال پر چھوڑ دیا تھا یہ جانے بنا کے ماہی کس امتحان سے گزر رہی ہے۔۔۔۔۔

زمان صاحب کے سامنے ماہی نے شادی کے لیئے حامی بھر لی تھی یہ سوچ کر کے اُس کی وجہ سے شاویز کو کوئی نقصان نہیں پہنچے۔۔۔۔۔

ماہی بی بی فریش ہو کر یہ سوٹ پہن لے تھوڑی دیر میں بیوٹیشن آجائے گی۔۔۔۔
صغریٰ بھاری کام والا سوٹ ماہی کے بیڈ پر رکھ کر چلی گئیں۔۔۔ ماہی سوٹ اٹھا کر
اُس کا جائزہ لے نے لگی۔۔

لال رنگ کا شرارا جس پر بھاری موتیوں، ستاروں اور نگینوں کا کام ہوا تھا دوپٹے
کے کناروں پر ہرے رنگ کا پلٹاوا لگا تھا۔۔۔ بلا شعبہ وہ بہت ہی خوبصورت جوڑا
تھا۔۔۔ پر ماہی کا دل تو ان سب چیزوں سے اکتا گیا تھا

ماہی نے سوٹ کا جائزہ لے کر واپس رکھ دیا شادی کا شوق ہر لڑکی کو ہوتا ہے ماہی
کو بھی بہت تھا پر جب شادی من پسند شخص نہ ہو تو وہ شادی نہیں بربادی لگتی
ہے رہ رہ کر اُسے شاویز کا خیال آ رہا تھا۔۔

یا اللہ کوئی تو راستہ دیکھا میں کیا کرو بس ایک بار خان سہر بات ہو جائے بس ایک بار
اللہ میری مدد کر۔۔۔

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ماہی کو زندگی ہاتھ سے جاتی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

شاویز کہا جا رہے ہوں؟

شاویز نے موبائل پر میسج ٹائپ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہیرو میں بھی چلو جب سے بابا گئے ہیں میں اوٹنگ پر نہیں گیا۔۔۔

ایان صوفے سے اٹھ کر شاویز کے پاؤں پکڑ کر معصومیت سے بولا۔۔۔۔۔

میں کام سے فارغ ہو کر آتا ہو پھر ہم سب آئس کریم کھانے چلے گے۔۔۔۔
شاویز ایک گھوٹنہ زمین پر ٹیکہ کر بیٹھا اور ایان کے پھولے ہوئے گلو کو چوما۔۔۔۔۔

بھائی پھر تو میں بھی انتظار کرو گی آپکا جلدی آئے گیا۔۔۔
عزوا نے بھی بات میں اپنا حصہ ڈالا۔۔۔

جی گریا میں یو گیا اور یو آیا اچھا آپی میں چلتا ہو۔۔۔
شاویز عزوا کے سر پر ہاتھ پھیر کر باہر کے جانب قدم رکھے۔۔۔۔۔



آجائیں۔۔۔۔

آگر اُس دن میں شائستہ بیگم کا ساتھ نہ دیتی تو رابعہ بیگم اور بڑے صاحب زندہ ہوتے وہ لوگ آگ میں جل رہے تھے مجھے پکار رہے تھے پر میں بے حث ہوگی چار پیسو کے لیے اُنھیں مرنے کے لیے چھوڑ آئی۔۔۔۔۔

صغریٰ ماہی کے قدموں میں گر کر اکشبار ہو رہی تھیں
ماہی منجمد کھڑی تھی ملازمہ صغریٰ کا ایک ایک لفظ اُس کی روح کی جھلسا رہا تھا
ابھی وہ دو لوگوں کی اصلیت جان کر سمنجھلی نہیں تھی کہ اسے ایک اور کڑوا
سچ کا سامنہ کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

بی بی وقت نہیں ہے اس فون سے شاویز بیٹے سے رابطہ کریں اور نکل جائیں
یہاں سے میں اپکا ساتھ دوگی

میری غلطی معافی کے قابل نہیں پر میری بیٹی کے لئے مجھے معاف کر

دے۔۔۔۔۔

صغریٰ نے ماہی کو جھنجھوڑ ڈالا ماہی کو لاگ رہا تھا وہ جلتے کوٹلوں پر چل رہی ہے

۔۔۔۔۔

آپ جا سکتی ہیں شکریہ۔۔۔۔۔

ماہی نے ملازمہ صغریٰ کو اپنے پاؤں سے ہٹایا اور بیگھے لہجے میں جانے کے لیے کہا

۔۔۔۔۔

ماہی بی بی یہ موبائل میں یہی چھوڑ کر جا رہی ہو میں آپکی ہر طرح سے مدد کرو

گی۔۔۔۔۔

صغریٰ آنسو صاف کر کے اٹھ کھڑی ہوئی جاتے جاتے پلٹی۔۔۔

بی بی میری غلطی معافی کے قابل نہیں پر آپکو آپکی محبت کا واسطہ مجھے معاف کر دیئے گا۔۔۔۔۔

ماہی جو گھٹنوں میں سر دیا رو رہی تھی ملازمہ صغریٰ کے محبت کا واسطہ دینے پر سر اٹھا کر اُنھیں دیکھا۔۔۔

میں نے آپکو معاف کیا مگر اللہ سے معافی مانگتی رہیے گیا کیوں کے جن کو مرتے چھوڑ کر آئی تھی وہ اب آپکو معاف کرنے کے لیئے دُنیا میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

میری محبت کی بات نہیں کرتی تو میں بھی آپکو معاف نہ کرتی۔۔۔۔۔

ماہی مضبوط لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

صغریٰ روکی نہیں کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

یا اللہ پہلے مجھ سے میرے ماں باپ لے لیئے پھر بہت محبت کرنے والے ماں
باپ دیئے ---

پھر اُنکا سچ سامنے لا کر مجھے امتحان میں ڈال دیا۔۔

پھر میرے دل میں اجنبی کی محبت ڈال دی جو اجنبی نہیں میرا اپنا تھا جس کے نام سن کر میرا دل زور زور سے دھڑکتا ہے۔۔

میں نے جسے دل سے چاہا وہ مجھ سے دور ہو گیا میری محبت کو مجھ سے دور نہیں
کر مجھے اس امتحان سے نکل دے۔۔۔۔۔

میں دیکھتا ہو کیسے سچ نہیں بولے گا۔۔۔۔

شاویز نے غصے میں ٹیبل پر ہاتھ مارا اور اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔۔۔۔۔

تُم جاؤ بات کر لو میں جا کر اُس سے سچ نکلو اتنا ہوں
شاویز لوکپ کی طرف جا ہی رہا تھا کہ اُس کا فون بج اُٹھا فون پر نظر ڈالی تو کوئی
رونگ نمبر تھا ایک بار شاویز نے اگنور کیا پر کال بار بار آرہی تھی۔۔۔۔۔

جی کون۔۔

شاویز نے کال اٹینڈ کرتے ہی ساتھ استفسار کیا۔۔۔

کون ہے جب بات نہیں کرنی تو کال کیوں کر رہے ہو
شاویز نے غصے میں کہا مگر دوسری طرف بالکل خاموشی تھی۔۔۔

پلواشہ پل-----واشہ روکیوں رہی ہو---

تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے رونے کی آواز آنے لگی ماہی نے شاویز سے بات کرنے کے لئے کال کی تھی پر اُس کے لفظ گلے میں اٹک گئے تھے۔۔۔ شاویز پل بھر میں آواز پہچان گیا تھا۔۔۔

م-----میں ما-----مر جاؤ گی آ۔۔۔آپ

کیا کہے رہی ہو رونا بند کرو آرام سے بتاؤ۔۔۔۔۔ کہا ہو تُم میں ابھی آ رہا ہو۔۔۔۔۔ شاویز کو جب ماہی کی کوئی بات سمجھ نہیں آئی ماہی کا رونا اُسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔۔

خان سر مجھے یہاں سے لے جائے میں مر جاؤ گی۔۔۔

پھر سب کچھ شاویز کو بتا دیا۔۔۔۔۔

تُم پریشان مت ہو میں آؤنگا اور سب کچھ ٹھیک کر دو گا
شاویز نے ماہی کو ہمت دلائی اور ماہی نے کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔

ماہی شاویز سے بات کرنے کے بعد بھی بے جان سی بیڈ پر بیٹھی تھی اُس نے
شاویز کو سب بتا دیا تھا

پر اب اُسے خود پر شدید غصّہ آ رہا تھا اُسے یقین تھا شاویز ضرور آئے گا اُسے بچانے
لیکن اگر شاویز کو کچھ ہو گیا تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کرے گی بار بار اُس کے
دماغ میں عجیب سوچے گردش کر رہی تھیں اُس کا دل گھبرا رہا تھا ----

ڈائری تکیہ کے نیچے سے نکال کر الماری میں رکھنے کے لیے اُٹھ کھڑی ہوئی مرے
مرے قدم اُٹھاتی الماری تک پہنچ کر ڈائری الماری میں رکھ دی ----

لیکن پھر کچھ یاد آنے پر ڈائری واپس نکال کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی دراز سے
پین نکال کر ڈائری کھول دی

ہم زندگی میں مل نہیں سکے نگے پر یہ ڈائری آپکو واپس ضرور دوں گی ----
ماہی ڈائری میں چند لائنز لکھ کر خود سے ہی مخاطب ہوئی ---

انکل آپ پریشان نہیں ہوں اب شاویز کو برباد ہوتا دیکھنے کا وقت ہے ----
عارب اور اُس کے ڈیڈ زمان ہاؤس پہنچ گئے تھے عارب ماہی کو پسند کرتا تھا ویسے تو
اُس کی زندگی میں کافی لڑکیاں آتی جاتی رہتی تھیں مگر ماہی کو وہ اپنی زندگی کے سفر
میں شامل کرنا چاہتا تھا ۔۔

دیکھ رہے ہو زمان میرا بیٹا کتنا شاطر ہے اگر آج یہ نہ ہوتا تو تُم ماہی کو شاویز سے دور نہیں کر سکتے تھے۔۔

عادل صاحب نے فکریہ انداز میں کہا۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کی ہر جائز نہ جائز خواہشات پوری کرتے تھے۔۔۔ ماہی سے شادی کرنا بھی اُس کی ایک ضد ہے جس میں عادل صاحب عارب کا ساتھ دے رہے ہیں۔

بس آج تو ہماری جیت پکی ہے ماہی میری ہوگی پھر میں اُسکی بے بسی کا تماشا دیکھو گا۔۔۔۔

عارب زیرے لب بڑبڑایا دل فریب مسکراہٹ چہرے پر پھیل گئی۔۔ جس دن سے شاویز نے عارب کو بے عزت کیا تھا اور مارا تھا عارب نے اُسی دن سے شاویز کو خود کا دشمن مان لیا تھا۔۔ اُس نے شاویز سے بدلا لینا کا سوچ لیا تھا لیکن شاویز تک پہنچنا اُس کے لیے آسان نہیں تھا

بیوٹیشن نے خفگی سے کہا۔۔۔

ماہی کے چہرے پر اب آنسوؤں نہیں تھے نہ غم نظر آ رہا تھا ماہی نے جھوٹی مسکراہٹ کو چہرے پر سجا لیا ہے ماہی ہاتھ دھونے واشروم کی طرف چل دی

ماہی ٹاول سے ہاتھ صاف کر رہی تھی کے بیوٹیشن اُس کے ہاتھ پر لگی مہندی کا رنگ دیکھنے لگی۔۔۔

آپ اتنا کم بولتی ہیں

جب سے ماہی کو تیار کر رہی تھی ماہی بالکل چُپ تھی بہت ہی کم بات کر رہی تھی۔۔۔۔

اچھا آپ جیورلی پہن لیں میں چُپ بیٹھی ہوں پھر لاسٹ ٹچ دینا ہے۔۔۔
ماہی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آکر بیٹھ گی بیوٹیشن کے سوال پر بھی کوئی جواب نہ دیا
تو بیوٹیشن خود ہی چُپ ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ماہی نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا ہار اٹھا کر پہنا اور ہار پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس
کی نظر بے ساختہ اپنے ہاتھوں پر پڑی مہندی خراب ہو گئی تھی پر رنگ کافی گہرا
تھا۔

اگر مہندی لگواتے وقت دل میں وہ لرکا نہیں ہو جس سے شادی ہو رہی ہو لیکن
پھر بھی رنگ گہرا ہو تو؟؟

میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے کسی کی نظر نہیں لگے صغریٰ یہ پیسے کسی غریب کو دے دینا۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی ماہی کو بیوٹیشن تیار کر کے گئی تھی۔ شائستہ بیگم ماہی کی نظر اُتار رہی تھیں ماہی دلہن کے روپ میں حسین لگ رہی تھی لیکن ماہی بُت بنی بیٹھی تھی اُسے اس شادی سے کوئی غرض نہیں تھی۔۔۔۔۔
نظر لگ گئی ہے اب اور کیا نظر لگے گی۔۔۔۔
طنز یہ کہا گیا۔۔۔

بیٹا ایسا نہیں بولتے ابھی تمہیں مشکل لگ رہا ہے سب لیکن عارب بہت اچھا لڑکا ہے تمہیں خوش رکھے گا۔۔۔

شائستہ بیگم نے ماہی کا ماتھا چومّا۔۔۔

ماہی گزرے وقت میں جو ہوا اسے بھول جاؤ اور تُم نے مجھے معاف کر دیا یہ
احسان میں تمہارا کبھی نہیں بھولونگی اور مجھے اب رشتوں کی قدر ہو گئی ہے۔۔۔
شائستہ بیگم ندامت سے گویا ہوئی۔۔۔۔

ماما قدر تو وہ ہوتی ہے جو انسان کی موجودگی میں ہو انسان کے اس دُنیا سے چلے
جانے کے بعد قدر نہیں پچھتاوارہ جاتا ہے اپنا دل میں نے اس لیے اس رشتے پر
امادہ کیا ہے کیوں کہ میں خان سر کو دشمنی کی بھیت چھڑنے نہیں دوں گی ----
ماہی کے ہر ایک الفاظ شائستہ بیگم کو مزید پشیمانی میں ڈال رہے تھے ----
چلیں نیچے ---

.....

جاؤ شاویز بیٹھو مولوی صاحب نکاح شروع کریں ---
حماد نے شاویز کو ماہی کے ساتھ بیٹھنے کے لئے کہا۔

پلواشہ تمہیں اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں آگیا ہوں پُر سکون ہو جاؤ
 --- شاویز نے ماہی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بٹھایا ---
 اُٹھو ماہی وہاں سے میری اجازت کے بغیر یہ نکاح نہیں ہو سکتا ---
 زمان صاحب سخت لہجے میں گویا ہوئے ---

اب تو آپ سنبھل جائیں ماہی کی محبت میں ہم دونوں اسے اپنے ساتھ لائے تھے یہ ہماری سگی بیٹی نہیں ہے لیکن آپ تو ماہی کو بہت پیار کرتے ہیں کیوں اُس کی خوشیاں برباد کر رہے ہیں ---

شائستہ بیگم جو کب سے چُپ بیٹھی تھی یک قدم ماہی کے لئے بولیں -- شائستہ بیگم نے کبھی زمان صاحب کے فیصلے کے خلاف ورزی نہیں کی تھی پر آج اُنکی بیٹی کی خوشیوں کا معاملہ تھا تو کیسے وہ تماشائی بنی رہتیں --

تُم بچ میں نہیں بولو شائستہ یہ میری بیٹی ہے اسکی زندگی کا ہر فیصلہ میں کرو گا

زمان صاحب شاویز کو نیچا دکھانے کے لئے ماہی کی زندگی برباد کر رہے تھے - ماہی تو حیرت سے زمان صاحب کو دیکھ رہی تھی یہ اُس کے وہی بابا تھے جو اُس کی ہر خواہش پوری کرتے تھے --

یہ میری بیٹی ہے آپکی بیٹی نہیں ہے میں اجازت دیتی ہوں ماہی کو نکاح کی ---
شائستہ بیگم ماہی کے پاس آئیں شاویز اور ماہی کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ آج شاویز کو
اپنی ماں کی یاد آرہی تھی اور ماہی کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا اسے بھی اپنے ماں
باپ یاد آرہے تھے پر شائستہ بیگم اُسے تسلی بخش رہی تھیں ----



فوزیہ بیگم نبیسا کو ڈھونڈی ہوئی آئیں تھیں اور کمرے میں قدم رکھتے ہی باتیں سنانا شروع ہو گئیں تھیں ---

ماما کوئی کام ہے تو آپ مجھے بتا دیں میں کر دیتی ہوں بھابھی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے انہیں آرام کرنے دیں۔۔

نور جو صبح سے نبیسا کے ساتھ تھی کیوں کہ نبیسا کی طبیعت دو تین دن سے ٹھیک نہیں تھی گھر میں سب کو ہی اندازہ تھا فوزیہ بیگم نبیسا کو پسند نہیں کرتی ہیں اور اسی وجہ سے اُسے ہمیشہ کڑک لہجے میں بات کرتی ہیں لیکن نبیسا کبھی فوزیہ بیگم کو کچھ نہیں کہتی تھی -----

— ۲ —

ماما آپ جائیں میں آرہی ہوں آپ مجھے کام بتا دیں۔۔

نور نے بولنا چاہا پر نبیثا نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر چُپ رہنے کے لیئے کہا

نبیثا اپنی وجہ سے فوزیہ بیگم اور نُور کے بیچ میں جھگڑا ہونا نہیں دیکھ سکتی تھی

ماما پسند کی شادی میں نے کی تھی اس کی سزا مجھے دیں نبیسا کو کیوں آپ ڈانٹی ہیں یہاں اگر ابھی نبیسا کی جگہ نور کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی تب بھی آپ ایسے ہی کرتیں۔۔۔ میں تو گھر خوشی خوشی آیا تھا آپ سب کو خوش خبری سناؤ گا لیکن آپ ایسا کر سکتی ہیں یہ تو میں نے کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔۔۔

حسن کافی دیر سے پیچھے کھڑا ساری باتیں سن رہا تھا وہ بھی بہت دن سے فوزیہ بیگم کا نبیسا کے ساتھ رویہ محسوس کر رہا تھا مگر یہ سوچ کر چپ رہتا تھا کہ فوزیہ بیگم وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائیں گیں۔۔۔

بیٹا کیسی خوش خبری۔۔۔

فوزیہ بیگم نے استفسار کیا۔۔۔۔۔

مبارک ہو بیٹا اللہ تم دونوں کو اپنے آنے والے بچے کی خوشیاں دیکھنا نصیب کرے

حسن نے رپورٹس فوزیہ بیگم کو دے دی۔۔۔

نبیشا کی طبیعت کافی دن سے خراب چل رہی تھی حسن کام کی مصروفیت میں نبیشا کو ہسپتال نہیں لے جا رہا تھا کل وہ آفس سے جلدی آگیا تھا نبیشا کو ہسپتال لے کر گیا تھا ڈاکٹر نے کچھ رپورٹس کروائی تھیں جو آج وہ آفس سے واپسی میں لے کر آیا تھا۔۔۔۔

بھابھی مبارک ہو میں پھوپھو بننے والی ہو۔۔۔۔

نور خوشی سے نبیشا کے گلے لگی۔۔۔۔۔

بیٹا میں یہ خبر تمہارے ڈیڈ کو دے کر آتی ہوں۔۔۔

اتنا تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔۔

حسن نے نبیشتا کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کیا۔۔۔

اب تُم اسے روگی تو ہمارا بے بی بھی روتوں ہوگا۔۔۔۔۔

حسن نے ڈرامائی انداز میں کہا نبیثا کے چہرے پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی

یہ لو میڈیسن کھاؤ۔ اور اپنا بہت خیال رکھو خوش رہو ماما کی طرف سے پریشان نہ ہو
میں اُن سے بات کرو گا۔۔۔۔

حسن نے پانی کا گلاس اور میڈیسن نبیشتا کو دی۔۔۔۔

حسن آپ پریشان نہ ہوں میں ٹھیک ہوں اور میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔ پر
میری طبیعت خراب ہوتی ہے تو مجھے آپ کی ضرورت ہوتی ہے۔۔
نبیشتا نے اپنا چشمہ اُتار کر آنکھوں میں آ لے آنسو صاف کیئے۔۔۔۔

میں بہت خوش ہوں تمہارا شکریہ نبیشتا مجھے اتنی بڑی خوش خبری دی اور اب
سے میں جلدی اونگا طبیعت خراب ہو تو مجھے کال کرنا میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔
حسن نے نبیشتا کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔"

قبول ہے ؟

مولوی صاحب نے دوسری بار استفسار کیا۔۔۔۔۔

جی قبول "۔"

شاویز نے ماہی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا اپنے ہونے کا احساس کروایا شاویز پرسکون سا ماہی کو تک رہا تھا۔۔

آپ نے قبول کیا؟

ایک بار پھر سوال کیا گیا

جی قبول ہے "_____"

ماہی کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسوؤں بہنے لگے پر اس بار آنسوؤں شکر کے تھے اللہ
نے اُسے اُس کی محبت دے دی تھی اُس کی دعائیں رنگ لے آئی تھیں آخر
کار وہ

ماہی شاویز خان "ہو گئی تھی -- زمین میں ہونے کے باوجود اُسے لگ رہا تھا وہ"
ہواؤں میں اوڑ رہی ہیں -----

مبارک ہو بھائی ----
حماد شاویز سے بغل گیر ا ہوا -----

حماد حماد ماہی پیچھے ہو -----
عرب نے موقع دیکھتے ہی پولیس اہلکار کی ریوالور نکال کر شاویز کا نشانہ لگایا، ---
حماد شاویز کے بغل گیر تھا گولی حماد کے بازو کو چیرتی ہوئے نکل گئی ----

دوسری گولی عارب نے چلائی تھی جو سیدھا شاویز کے لگی تھی --- گھر میں حل
چل سی مچ گئی تھی -----

شاویز میرے یار آنکھیں کھول اُٹھ دیکھ ----

حماد گولی لگے ہونے کے باوجود شاویز کو ہمت دے رہا تھا حماد کو گولی بازو پر لگی
تھی جبکہ شاویز کو گولی سینے پر لگی تھی شاویز کی آنکھیں بند ہو رہی سب دھندلا دیکھ
رہا تھا -----

ماہی -----

جی ج ی -----

ماہی جو اتنی اچانک ہونے والی افتاد پر دھم سادی کھڑی تھی شاویز کے پکارنے پر
اُس کے قریب گئی ----

حماد بھائی جلدی چلائیں ----

کیا ہوا ہے ؟

شائستہ بیگم جو کافی دیر سے ڈاکٹرز اور نرس کو پریشانی کی حالت میں آتے جاتے دیکھ رہیں تھیں --- نرس سے استفسار کیا

اندر پینٹ کی حالت بہت خراب ہے ڈاکٹرز پوری کوشش کر رہے ہیں بچانے کی مگر بچنا مشکل ہے ---

نرس یہ کہتے ہی آپریشن تھیٹر کی جانب مرکوز ہوئی ----

اما خان ----

ماہی نرس کی بات سنتے ہی بیچ سے اٹھ کھڑی ہوئی آپریشن تھیٹر کی جانب جانے کے لیے قدم بڑھائے یک قدم اُس کا دوپٹہ بیچ میں اٹک گیا ماہی اپنا دوپٹہ کھینچ کر بھاگی دوپٹہ کھینچنے کی وجہ سے سارے موتی تر تر ہو گئے پر آج ماہی کو اپنے دوپٹے

.....

تو عارب زمان ہاؤس میں ہی دم توڑ گیا؟
حسن نے استفسار کیا۔۔۔۔

جی! عارب کو خان سر کے ڈیفنس میں شوٹ کیا گیا تھا اسی لیے یہ معاملہ یہی ختم ہوتا ہے۔۔۔۔۔

ایس پی صاحب حسن اور معاذ سے مل کر ہسپتال سے روانہ ہوئے۔۔۔۔

معاذ نے افسردگی سے کہا ----

معاذ میں تو یہ شکر کر رہا ہوں شاویز اور ماہی کا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔۔ اب اللہ دونوں کو صحتیابی والی زندگی دے

شاویز اور حماد کے آپریشن ہو چکا تھا پر ابھی دونوں کو ہوش نہیں آیا تھا ڈاکٹرز نے کسی کو ملنے کی اجازت بھی نہیں دی حسن نے سب کو گھر بھیج دیا پوری رات سب ہسپتال میں موجود تھے ماہی جانے کے لیے راضی نہیں تھی پر سب کے کہنے پر چلی گئی تھی ہسپتال میں صرف حسن اور معاذ تھے ---

زرنش اور سب کو شاویز اور ماہی کے نکاح کے متعلق بتا دیا تھا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ز
شاویز کی حالت سیریس بتا رہے تھے جبکہ حماد کے بازوؤں سے گولی نکال دی گئی
تھی اور اُس کی حالت پہلے سے بہتر تھی۔

حماد اب کیسا محسوس کر رہے ہو۔۔۔
زینب بیگم نے حماد کو پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں میں اب بہتر محسوس کر رہا ہوں۔۔۔۔

شاویز کی طبیعت کیسی ہے؟ مجھے اُس سے ملنے جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔
حماد جب سے ہوش میں آیا تھا شاویز کے لئے پریشان تھا۔۔۔ لیکن ڈاکٹر نے
اُسے اسٹریٹ لینے سے منع کیا تھا ہر کوئی پریشان تھا ایک طرف شاویز جسے ابھی

حماد بیٹا ابھی ڈاکٹر نے تمہیں چلنے پھرنے سے منع کیا ہے ابھی تُم آرام کرو۔۔۔۔۔

زینب بیگم حماد کو کب سے ٹال رہی تھیں پر وہ ہر تھوڑی دیر میں شاویز سے ملنے جانے کے لئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ لوگ مجھ سے کچھ چھپا تو نہیں رہے میں ٹھیک ہوں مجھے شاویز سے ملنا ہے

حماد اُمّ بیٹھا۔۔۔۔۔

اما جانے دیں آئیں بھائی میں آپکو لے کر جاؤ گا ----

معاذ نے آنکھوں سے زینب بیگم کو تسلی دی اور پاس کھڑی نرس سے ڈپ نکالنے کے لیے کہا ڈپ نکلتے ہی معاذ نے حماد کو سہارا دیا اور رُوم سے باہر نکلیں معاذ جانتا تھا حماد شاویز سے ملے بغیر رہ نہیں سکتا ----

آپ دیکھ رہے ہیں حماد کو خود سے زیادہ شاویز کی فکر ہے اللہ شاویز کو جلد ہوش آجائے کتنا نیک بچہ ہے اللہ اُسے زندگی دے -----
حماد اور معاذ کے جاتے ہی زینب بیگم فرقان صاحب سے گویا ہوئی -----

معاذ تُم لوگ تو کہہ رہے تھے شاویز ٹھیک ہے پر اسے تو ---
معاذ حماد کو شاویز کے رُوم میں لے کر آیا تھا پر شاویز کو بے ہوش دیکھ کر حماد حیرت میں آیا کیوں کے اُسے تو سب شاویز کے ٹھیک ہونے کا بتا رہے تھے ---

شاویز میرے دوست آج میں تکلیف میں ہوں اور تو آرام سے سو رہا ہے آنکھیں
کھولو شاویز میری طرف دیکھو ابھی تو ہمیں بہت وقت ساتھ گزارنا ہے میرے یار اور
پھر تمہاری پلوا شہ بھی تو تمہارے انتظار میں ہے ---
حماد شاویز کے ساتھ بیٹھ کر شاویز سے مخاطب ہوا پاس کھڑے معاذ کی آنکھوں
سے آنسو آنے لگے ---

معاذ آج دیکھو یہ میری بات نہیں سُن رہا ہے تُم بولو اسے شاید تمہاری بات سُن
لے ---

حماد اس وقت معاذ کو کوئی چھوٹا بچہ لگ رہا تھا جو بار بار شاویز کے بے ہوش جسم کو
ہلا ہلا کر بات کر رہا تھا شاید دوستی ایسی ہی ہوتی ہے دوست تکلیف میں ہو تو ایک
پل چین نہیں آتا -----

ماہی نے پلٹ کر جواب دیا اور کمرے میں قدم رکھا۔۔۔۔

بیٹا کھانا نہیں کھانے سے شاویز ٹھیک ہو جائے گا؟ نہیں نہ اللہ سے دُعا کرتی رہو

شائستہ بیگم نے خود ہی سوال کر کے خود جواب دیا۔۔۔ ماہی اُن کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

اللہ سے دعا مانگنے کا دین میں بہت بلند مقام ہے اللہ اپنے اُن بندوں کو بے حد پسند کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں ہر چیز کی اُمید اللہ سے لگاتے ہیں۔۔۔ شائستہ بیگم نے ہاتھ میں پکڑی کھانے کی ٹرے بیڈ پر رکھی۔۔۔

اما اللہ ہر دعا قبول کرتا ہے؟

ماہی نے سوال داغا۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔

وَقَالَ رَبِّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

ترجمہ: اور تمہارے رب نے کہہ دیا ہے کہ: مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔

[غافر: 60]

تُم بھی شاویز کے لئے اللہ سے دعا مانگو پھر دیکھنا وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

شائستہ بیگم نے نوالہ بنا کر ماہی کو کھلایا۔۔۔۔

— — —

شائستہ بیگم نے پیار سے ماہی کے گال پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (3) فاتحه - الآية 3

بڑا مہربان نہایت رحم والا

مَا لِكِ يَوْمَ الدِّينِ (4) فاتحه - الآية 4

انصاف کے دن کا حاکم

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (5) فاتحه - الآية 5

۔ (اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں
جیسے جیسے آیات پڑھ رہی تھی اُس کی آنکھیں تر ہو رہی تھی دل کو راحت مل رہی
تھی۔۔۔

اٰیٰتِنَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ (6) فَاتِحَہ - الْاٰیۃ 6

ہم کو سید ہے رستے پر چلا

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (7) (فاتحہ - الآیہ 7)
ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا
اور نہ گمراہوں کے ----

قرآن پاک کی تلاوت کر کے قرآن پاک کو آنکھوں سے لگایا اور دعا کے لئے ہاتھ
اٹھائے ----

یہ اسلہ تو رحیم ہے ہم تیرے ہی بندے ہیں اور تجھ سے ہی مدد منگتے ہیں ---
یہ اسلہ خان سر کو صحتیابی والی زندگی دے اُن کی ہر تکلیف ختم کر دے وہ میرے
ہم سفر ہیں اُنھیں زندگی دے دے ----

یا اللہ ہماری مُشکل آسان کر دے مجھے صبر دے ---
آمین

ماہی دعا مانگ کر قرآن پاک واپس رکھ کر چہرے کے گرد لپیٹی نماز کی چادر کھول رہی تھی کہ موبائل رینگ کرنے لگا۔ موبائل اٹھا کر بالکنی میں چل دی۔۔۔۔۔

شاویز بھائی کو ہوش آگیا اچھا میں آتی ہوں ---

ماہی نے کال اٹینڈ کی دوسری طرف معاذ تھا۔۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے ---

عزوا نے شوقیہ انداز میں کہا ----

عزوا بھائی کو تنگ نہیں کرو ---

شاویز کو کنفیوز دیکھ کر زرنش نے عزوا کو ٹوکا تو وہ اُنکلی ہونٹوں پر رکھ کر مسکرا دی
 -- شاویز جب سے ہوش میں آیا تھا اُس کی نظرے ماہی کو تلاش رہی تھیں
 ڈاکٹر کے کہنے پر سب شاویز سے مل کر باہر کے جانب چل دیئے -----

حماد پلواشہ کہاں ہے ؟

شاویز نے حماد کو آنکھوں کے اشارے سے روک لیا تھا سب کے جانے کے بعد
 حماد سے استفسار کیا۔ --- معاذ رُوم سے باہر حماد کا انتظار کر رہا تھا۔ ---

واہ بھئی میں تمہارے لیے پریشان ہوں اور تمہیں میری فکر نہیں ہے ---

حماد نے افسردگی سے کہا ----

حماد یہ ڈرامے نہیں کرو اور جو پوچھا ہے بتاؤ۔۔۔

شاویز نے سیریس انداز میں کہا کیوں کہ ہوش میں آتے ہی شاویز نے سب سے پہلے حماد کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔

اچھا اچھا بھائی ابھی آئی نہیں ہے پر معاذ نے بتا دیا ہے اُسے۔۔۔
حماد نے اپنا ڈرامے بند کر کے بتایا۔۔۔۔۔

حماد کیا ضرورت تھی میرے آگے آکر خود کو تکلیف میں ڈالنے کی۔۔۔

میں نے کب کیا؟

حماد --

شاویز میں نے دوستی نبھائی ہے میرا فرض تھا۔۔۔۔۔
حماد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جس کا انتظار تھا وہ آگئی ہے

چلو میں چلتا ہوں معاذ باہر انتظار کر رہا ہے اب یہ ہسپتال والے بھی مریض بنا رہے ہیں مجھے ----

حماد نے ماہی کو آتا دیکھا تو کمرے سے باہر چل دیا جبکہ شاویز کی نظر ماہی پر ٹہر گئی۔۔۔۔۔

پلواشه -----

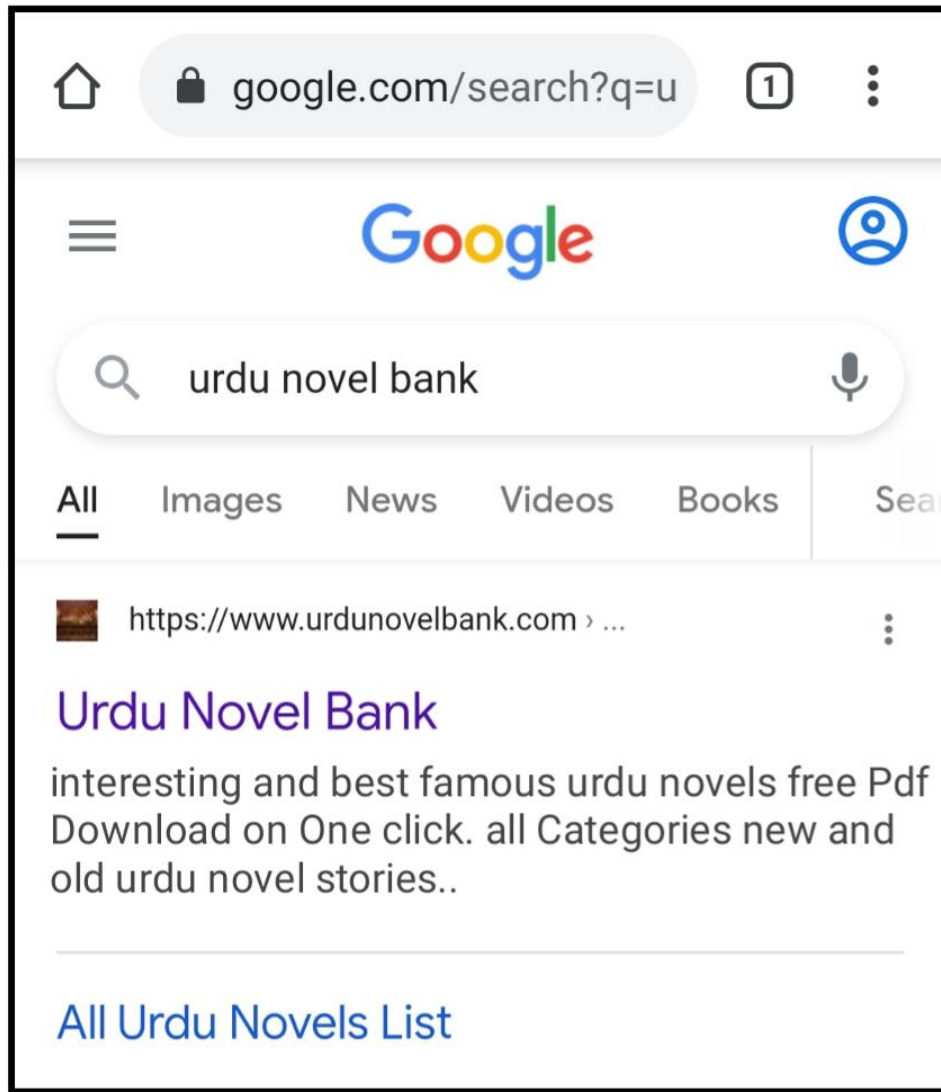
ماہی کمرے میں آتے ہی دور سے کھڑے ہو کر شاویز کو دیکھ رہی تھی شاویز کے پکارتے ہی اُس کے قریب آکر بیٹھی۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو پیارا لگ رہا ہوں ؟

شاویز نے میٹھے لہجے میں کہا تو ماہی نے اُس پر سے نظریں ہٹائیں ----- اور یقدم
اُس کے سینے پر سر رکھ دیا اور رونے لگی ----- شاویز کے لیے ماہی کا اُس
کے لیے رونا یقین کے قابل نہیں تھا ----

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

شاویز کو جس جواب کی توقع تھی وہی ملا۔۔۔۔

پھر کیسی بات کرو جانم۔۔۔

شاویز نے ماہی کا ہاتھ پکڑا اور کچن سے باہر نکالا۔۔۔۔۔

سو جائیں آپ - صبح آپکو جانا ہے۔۔۔۔

ماہی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اور اپنی جیوری اُترنے لگی۔۔۔۔۔

سو بھی جاؤ گا پر تُم پہلے اپنا موڈ ٹھیک کرو دیکھو ناک کیسے پھولی ہوئی ہے۔۔۔۔

شاویز ماہی کے پیچھے کھڑے ہو کر اُس کی ایئر رنگز اُترنے لگا اور ساتھ ہی اُس کی ناک کو دبایا۔۔

ماہی حیرت سے اپنی ناک کا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔



— — — —

سب کی توجہ سامنے سے آتے حماد اور عزوا پر پڑی سارے جانب اندھیرا چھا گیا
فوکس لیننٹس دونوں کیلنز پر پڑ رہی تھیں حماد بلو کلر کے تمھری پیس سوٹ میں
ملبوس ہینڈسم لگ رہا تھا عزوا اسکائے کلر کی پیروں کو چھوتی مکسی، بالوں میں ہلکے
سے کرل ڈالے لائٹ سے میک اپ میں موم کی گڑیا لگ رہا تمھی حماد عزوا کا ہاتھ
پکڑے ایک ایک قدم اتر رہے تھے۔۔۔

راؤنڈ سیریاں تھی ایک طرف سے ماہی شاویز آرہے تھے اور دوسری طرف سے عزوا

حماد ---

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 458
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

معاذ سب گیسٹ سے مخاطب ہوا زرنش اور زینب بیگم انگوٹھیوں کے بوکس لے کر آگے بڑھی -----

پہلے عزوا نے حماد کو رنگ پہنائی اور پھر حماد نے عزوا کو رنگ پہنائی ---- سب
نے بھرپور تالیاں بجائی ----

بہت جلد میں تمھیں عزوا خان سے عزوا حماد شاہ بنانے والا ہوں سو بی
ریڈی-----

حماد نے عزوا کے کان میں سرگوشی کی۔ عزوا کے گال بلش کرنے لگے۔۔۔

ہاں ایان یہ آپ کی ہی پری ہے مگر تھوڑی دیر کے لیئے کیا میں انہیں لے جہ
سکتا ہوں۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہیرو۔۔۔
ایان نے ماہی کا شاویز کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

شاویز نے ماہی کا ہاتھ پکڑ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ماہی کے ہاتھ میں رنگ پہنائی

تم میرے ہو اس پل میرے ہو
کل شاید یہ عالم نارہے
کچھ ایسا ہو تم تم نارہو

... کچھ ایسا ہو ہم، ہم نارہیں

یہ راستے الگ ہو جائے
... چلتے چلتے ہم کھو جائیں

... میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

... میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

... میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

... میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

اس چاہت میں مار جاؤں گا

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

میری جان میں ہر خاموشی لے
تیرہ پیار کے نغمے گاؤں گا
م...

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا
میں پھر بھی تمکو چاہوں گا
اس چاہت میں مار جاؤں گا
میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

ایسے ضروری ہو مجھکو تم
جیسے ہوائیں سانسوں کو
ایسے تلاش میں تمکو

پاگل سا ڈھونڈھو میں تمہے

کل مجھ سے محبت ہونا ہو

کل مجھکو اجزت ہونا ہوٹوٹے دل کے ٹکڑے لیکر

تیرہ دے ہی رہ جاؤگا

• • •

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

میں پھر بھی تمکو چاہوں گا

اس چاہت میں مار جاؤں گا

حسن میں موٹی ہو رہی ہوں - دیکھیں نہ سارے پکڑے فٹ ہو گئے ہیں -
نبیسا نے پریشانی بیان کی ---

ہاں بالکل ٹم موٹی ہو رہی ہو - لیکن دیکھو ٹم کتنی پیاری لگ رہی ہو - مزید
خوبصورت ہو رہی ہو -

حسن نے نبیسا کا ہاتھ پکڑا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا کر دیا ---

حسن پھر بھی ----

نبیسا نے خود کو شیشے میں دیکھا ----

فریحہ اپنا میک اپ رمود کرتے ہوئے گنگنا رہی تھی سوچوں میں معاذ چل رہا تھا

ارے کون ہے سکون سے سوچنے بھی نہیں دیتا

کس کے بارے میں سوچ رہی ہو جانے جہاں

کیا ہے اتنی رات کو کیوں تنگ کر رہے ہو۔۔۔۔۔
فریحہ نے میک اپ ریمل ڈریسنگ پر رکھا۔۔۔۔۔

جس کے بارے میں سوچتی ہو اُس کی سن بھی لیا کرو۔۔۔۔۔

اب اس سے پہلے تُم کُچھ بولو میں سیدھی بات کرتا ہوں آج تمہاری تعریف نہیں کی
تھی اسی لیے کال کی ہے پر چھوڑو تھیں تو مجھ سے بات نہیں کرنی بائی۔۔۔۔
معاذ نے ڈرامائی انداز میں کہا

نہیں تُم بولو کیا بولنا ہے۔۔
فریکہ کے چہرے پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔۔۔

آج تُم بہت پیاری لگ رہی تھی جانے جان۔۔۔۔۔ اور

اور

فریکہ اور پر زور دیا۔۔۔۔۔

اور یہ کے موٹی -----

معاذ نے کہتے ساتھ حسنے لگا فریکہ کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔-----

پاگل بندر تُم ! بائے۔-----

فریکہ نے کال کٹ کر دی اور معاذ سنو سنو کرتا رہ گیا۔-----

میری زندگی میری جان میری محبت آج حسین لگ رہی تھی سوری

تھوڑی دیر میں موبائل پھر بلنگ ہوا تو اُس پر معاذ کا میسج آیا تھا جسے پڑھ کر فریکہ

کا غصہ پل بھر میں غائب ہوا۔-----

سوری اکسیپٹڈ میرے فیوچر ہسبنڈ۔-----

یہ لیں۔ آپکی امانت۔۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ فنکشن سے واپس آئے تھے ماہی نے شاویز کی ڈائری اُسے لوٹا دی

.....

پتا ہے مجھے آپی نے بتا دیا تھا کہ یہ ڈائری تمہارے پاس ہے --- اس میں ایک
کام ادھورا ہے جو تمہارے ساتھ ہی پورا کرنا تھا ----
شاویز نے ڈائری لے کر کہا ----

ماہی نے استفار کیا۔۔۔۔

شاویز ڈائری لے کر آگے بڑھا اور پین لے کر واپس موڑا

ماہی نے ایک لفظی جواب دیا ---

حیرت ہوئی

جی جانم لکھ دیں جب آپ مجھے جانم کہتے ہیں تو اچھا لگتا ہے ----
ماہی شاویز کے ساتھ کھڑی ہوئی ---- شاویز نے جانم لکھ دیا ----

اب یہ میری طرف سے تمہاری ----
شاویز نے ڈائری ماہی کے جانب کی ----

نہیں یہ ہماری ڈائری ہے اور میں نے اس میں کچھ لکھا ہے وہ پڑھ لیں ----
ماہی نے ڈائری ہاتھ سے واپس کی شاویز نے ڈائری کھول کر پڑنا شروع کیا ----

آپ میری زندگی ہیں
آپکو پتہ ہے زندگی کسے کہتے ہیں

سائنس لینے کو

زندہ رہنے کو

آپکی آواز کو

آپکی دید کو

آپکو کہتے ہیں زندگی

میرے خان کے نام"۔۔۔

شاویز نے پوری تحریر کو پڑھ کر ڈائری بند کی شاویز کے چہرے پر ڈسپل نمایاں ہوئے اور ایک نکلیس نکال کر ماہی کے گلے کی زینت بنایا۔۔۔۔۔

جس پر خانِ جانم لکھا تھا ڈائری کو رکھ کر

ہم ہیں خانِ جانم
ماہی نے دہمی آواز میں کہا ----

کیا کہا زور سے بولو ----

شاویز ماہی کے جانب گھوما۔۔ اور اُس کی قمر کے گرد حصار بھنڈا۔۔۔۔۔

میں اور آپ ہم ہیں۔۔۔۔۔

"خانِ جانم"

میں آپکی جانم اور آپ میرے خان ---

ماہی نے نظریں جھکا کر کہا شاویز نے اُس کے ماتھے پہ پیار کی مہر ثابت کی ---

محبت کا نیا پودا لگ گیا تھا اب بس ایسے گلاب بننا تھا یہاں خانِ جانم کی کہانی ختم
نہیں شروع ہوئی تھی جس کے کافی رنگ نکھرنے تھے جو امتحان بھی بن سکتا تھا
اور گلاب بھی بس شرط یہ تھی کہ خالص محبت سے لگے پودے کو خالص محبت
دی جائے ----

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/channel/UCQo-i6LI32LDErKmnsfQ5MQ>